UNIVERSITY OF KASHMIR
Acc. No. 33 441

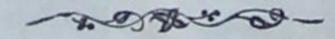
UNIVERSITY OF KASHMIR LIBRARY



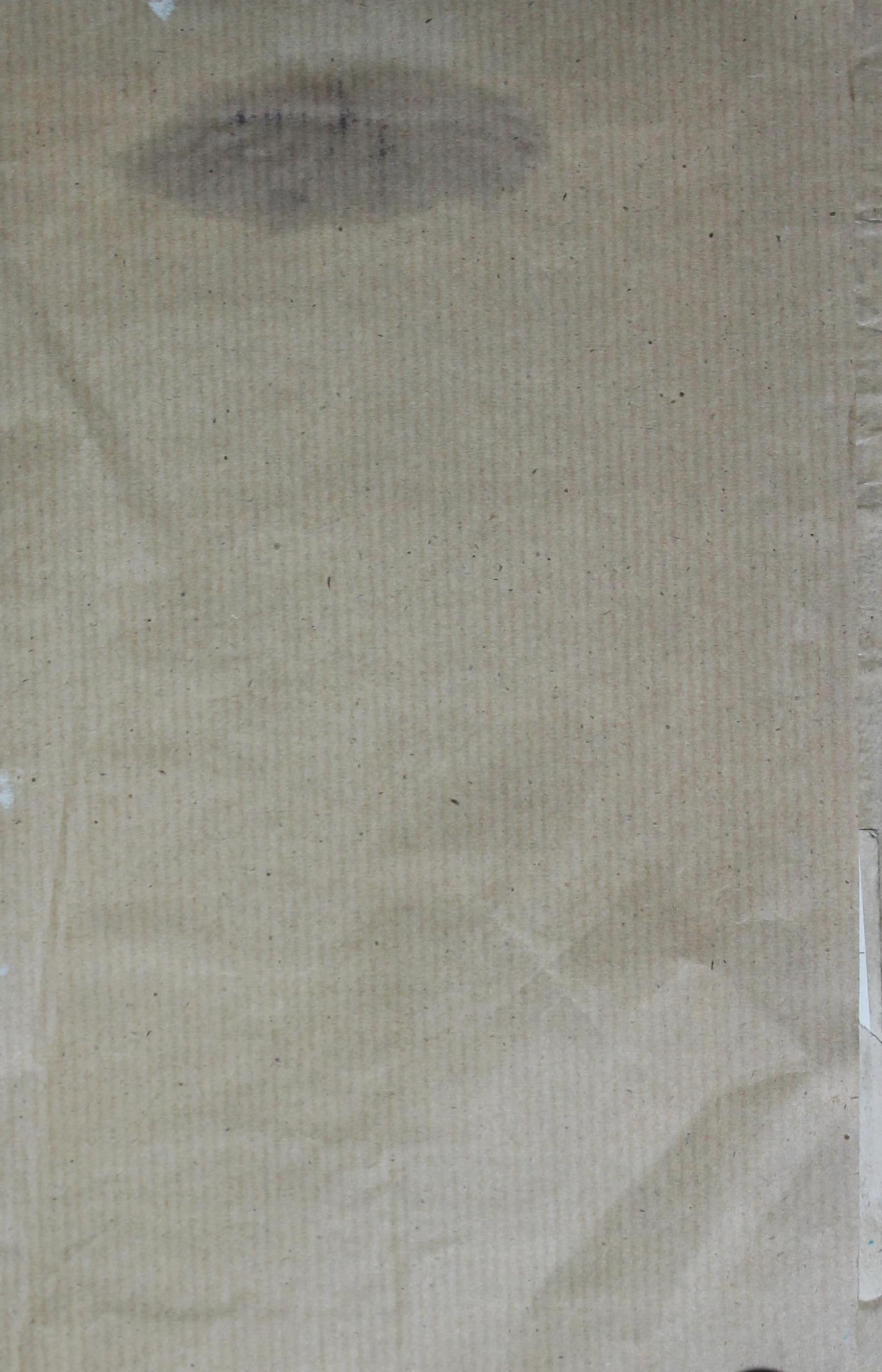
#### DATE LABEL

10 M	AV 1978		
Call No Acc No			

### UNIVERSITY OF KASHMIR LIBRARY

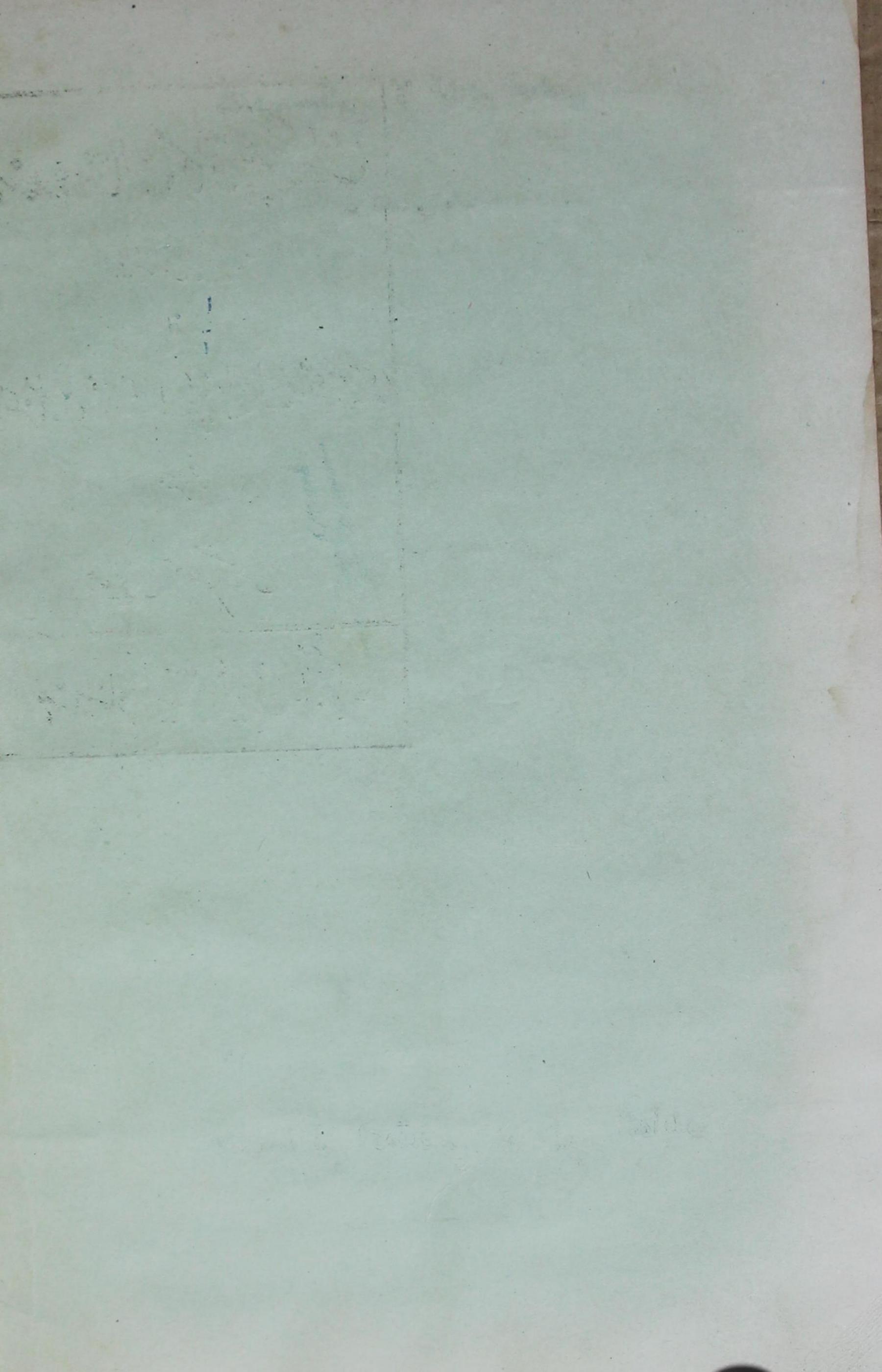


This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of 10/20 Paise will be levied for each day, if the book is kept beyond that date.



من وستان کافی کم مدل دوابندائی باب کافی کم محدل دوابندائی باب از باب کافی کم محدل دوابندائی باب کافی کم محدل معرف محدل معرف محدل معرف محدل معرف محدل معرف محدل معرف محدل المار مولوی اصغر می بیابی بی

والمالية المالية المال



هندوستان کا قدیم تعدن

دو ابتدائي باب

از ماکتر بینی پرشان

مترجمة موسين

-190-

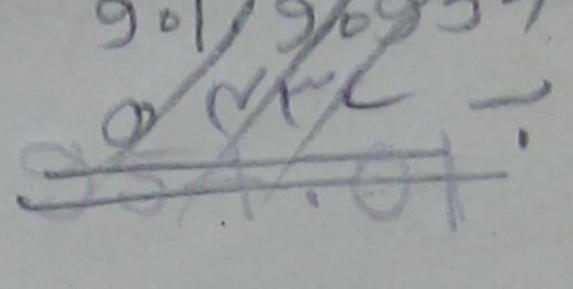
هندستاني اکيتيمي, يو-پي المابان

قیست : ایک روپید آئید آنے

3344

901.9154

andre sele





WASHMIR UNIVALENT TO STRIBAGAN STRIBAGAN

دَاكَةَر بيئي پرشاد ماهب مرحوم كي كتاب "مندوستان كي پراني سبهيتا" هندي ميں هندستاني اكيڌيمي كي جانب سے الام اع ميں شائع هوئي تهي - يه كتاب هندي ادب ميں ايك مستند هيئيت ركهتي هے - اس كے ابتدائي دو بابوں كا ترجمة به عنوان "آغاز (ص ۱ - ۱۳۳) اور "رگ ديد كا زمانه" (ص ۲ - ۲۵) مولوی اصغرهسين صاحب موحوم مدير "هندستاني" نے كيا تها جو رسالة هندستاني ميں جسته جسته شائع هوا -

چونکه یه دونوں باب اپنی جگه پر مستقل اور مکمل هیں، اس لیے مناسب معلوم هوا که اِنهیں کتابی صورت میں شائع کردیا

حائے -

محریتری و خازی

هندستانی اکیدیمی یوپی





and white 

# هندوستان کا قدیم تیدان

## ديلا باب in a city and the western tracks to what was on a selection

SAN TOTAL STATE

اغاز المارات ا

پوری تاریخ ایک هے ' لیکن مطالعہ کی سہولت کے لئے (غیر ملکوں کے ماندر هدروستان کی تاریخ کے بھی هندوستان کي تاريخ اتین حصے کئے جا سکتے ھیں: - ( ۱ ) قدیم ' یعنی جو قديم زمانے سے ليکر بارهويں صدي عيسوي تک رها ' جس کے تمدن کا سلسلہ کبھی توتنے نہیں پایا ' اور جس کے دھرم ' سماج ' سیاست ادب اور آرت (فن) کے چشسے ایپے خاص انداز سے تمام ملک کو سیراب کرتے رہے اور جس کے اصولی نظام کو کسی بتی مصیبت کا سامنا نہیں كرنا پرا - ( بارهويس صدى ميں يه حالت تبديل هوگدى ' شمال مغرب سے نئی قوموں نئے مذھب اور نئے تمدن کا داخلہ ھوا ' جنھوں نے ملک کی سیاسی حالت بالکل بدل دی ' جنہوں نے سوسایٹی پر بھی بہت اثر قالا اور ملکی زبانوں کے ادب اور آرت کے راستوں کا رخ تبدیل کردیا -

اس وقت سے زمانۂ وسطی کا آغاز هوتا هے جو اتھارهویں صدی تک رها۔ یوانی تہذیب کے بہت سے اصول و عناصر اس زمانے میں بھی موجود تھے ' ملک کے بہت سے حصوں میں انہوں نے نشو و نما بھی پائی لیکی نئی قوتوں اور نئے اثرات سے مل کر انہوں نے ایک نئے تمدن کی صورت اختیار کو لی ﴾ اتھارھویی صدی سے ھماری تاریخ کا جدید دور شروع هوتا هے ' جس میں مغربی اثرات کے باعث ملک کی سیاسی اور معاشیاتی حالت پھر ته و بالا هو جاتی هے) اور زندگی کے تمام حصے بتی تیزی سے رنگ بدلئے لگتے ھیں۔ (ھر ایک ملک کے لئے جدید تاریخ سب سے زیادہ مقید هوتی هے ، کیونکہ وہ موجودہ حالات پو سب سے زیادہ ررشنی قالتی هے) اور موجودہ کتھیوں کو سلجھانے میں سب سے زیادہ مدد دینی هے - لیکن (کئی وجود سے هندوستان کی قدیم تاریخ کا سمجهنا بھی بہت ضروری ھے ۔ ایک تو بہت سے پرانے خیالات ور رسم رواج اب تک باقی هیں) پرانے ویدانت کی عظمت اب تک قائم هے ، پرانا سنسکرت کا ادب آج بھی ملکی زبانوں کی ادبیات پر پورا اثر دالے هوئے ھے ' پرانے دھرموں کے اصول ابھی تک مانے جاتے ھیں ' دوسرے یہ کہ زمانۂ وسطی اور حال کی تاریخوں کی اصلیت کا بغیر قدیم تاریخ کے صحیدے اندازہ نہیں هوسکتا - تیسرے یہ که (قدیم زمانے میں مغربی اور مشرقی ایشیا کے هددوستانی دهرم اور تهذیب کا ایسا اثر پرا تها که وہ آج تک نہیں مت سکا ھے کے ان دور دراز ملکوں کی تہذیب کو سمجھنے کے لئے ھندوستان کی قدیم تاریخ سے واقفیت ضروری ھے - چوتھے علمی نقطهٔ نظر سے پرانی زبان ' روایات ' مذهب ' شاعری ' علم الحساب ' نجوم ' سوشل اور سیاسی نظام کی یوں بھی خاص اهمیت هے - پرانے زمانے میں بہت سی تصنیفین هوئي هیں جو آج کل کے سوشل علوم فلسفه اور لسائیات کے جائئے میں بہت مقید ثابت هوئی هیں۔ (سیے تو یہ هے که انیسویں صدی میں بوپ - گرم اور میکس مولر وغیرہ نے جو نئے نئے نظرئے تیار کئے وہ هندوستانی تہذیب کی اصل بغیر قائم هی نہیں وہ سکتے تھے کے جب هندوستانی مواد کا پورا استعمال هو چکے گا تو آج کل کے سوشیالوجی (علم تمدن ) کی صورت بدل جائیگی -

(سو برس سے اهل علم کو شکایت هے که قدیم زمانے میں هذادور مسالا هدوستانیوں نے تاریخ بہث کم لکھی) اپنی کتابوں مواد اور مسالا عمارتوں یا مورتیوں پر تاریخ کی روشنی دالنے کی

پروا نہیں کی (اور اب ھمارے لئے پوری تاریخ لکھڈا نا ممکن سا کردیا ہے کے سیاسی تاریخ کے بارے میں آج باوجود بہت سی تحقیق کے یہ شکایت درست معلوم ھوتی ہے - تاریخ تمدن کے متعلق بھی یہ شکایت صحیح ہے کہ تاریخ کے نہونے سے سلسلہ ارتقا معقول طور پر قائم نہیں ھوتا - لیکن اس کے بعد جو دقت پیش آتی ہے وہ مواد کی کمی سے نہیں بلکہ اس کی افراط اور بہتات سے پیدا ھوتی ہے -

کے قریب سدسکرت ادب کے چشمے چھر نکلنے لکتے ھیں۔ ایک طرف تو مدو ، وشدو ، یاک ولک ، نارد ، برهسیت ، پراشر وغیره کے دهرم شاستر هیں جن کا سلسلہ اقہارویس صدی عیسوی تک جاری رہا - دوسری طرف وہ تصلیفات میں جو کسی قدر تغیر کے ساتھ آتھویں صدی کے قریب التھارہ پرانوں کی صورت میں نمایاں ھوٹیں - تیسرے دھرم شاستر ، ( مذهبیات ) کام شاستر ' ( زوجیات ) نیت شاستر ( سیاسیات ) وغیره ھیں جو دھرم سے قریبی تعلق رکھنے ھیں - چوتھے بہاس ' کالیداس ' بهارو ' بهو بهوتی ' بان بهت ' ماگه، ' دندی ' شوبند ' شمندر ' گوزادهم سوم ديو وغيره کي غير مذهبي نظمين هيس جن ميں هر دور کے تمدن کی تصویر کہانچی ھوئی ھے - پانچویں ادب ھے جسکی بہت سی کتابوں کا پتھ حال میں نیپال تبت میں لکا ھے - چھیت سنسکرت اور پالی زبانوں میں جینیوں کا ادب ھے جو برھمن اور بودہ کے ادب سے کسی طرح کم نہیں ھے اور جو زیادہ تر انہیں مواد اور مسالے پر مشتمل هے - ساتویس برهمن جیس مصنفوں کی قواعد (صرف و نصو) لغات ' ریاضی ' نجوم اور دیگر فذون پر کتابیں هیں جو اپنے مرضوع کے علاوہ کبھی کبھی سیاست و تمدن پر بھی اشارے کرتی ھے - آتھویں ان سب اقسام ادبیات کے شروح و حواشی هیں جو تقریباً ساتویں صدی سے لیکر آجتک لکھے گئے ھیں - نویں اقصامے جنوب میں تامل زبان کا ادب ھے جسکی ابتدا سنه قبل مسیم تک پہنچتی ھے - اس سے زائد کار آمد کتابوں آگے کیا جائیگا اور حتی الوسع انکی تاریخ بتانے کی کوشش کی جائیگی -یہاں صرف اس یات پر زور دینا ضروری ھے که ( ویدوں سے لے کر بارھویں صدی تک کا ادب همارے قدیم تہذیب و تمدن کی تاریخ کا اصلی اساس ھے۔) لھکن خوش قسمتی سے کوچھ اور مسالا بھی ھے جو ادب کی کمی سے کوش قسمتی سے کوچھ اور مسالا بھی ھے جو ادب کی کمی سے عرب ادر پتھا ہے۔ اندے کے پتر اور پتھا کو بالکل تو فہیں لیکن بہت کیچھ پرورا کردیتا ھے۔ تائیے کے پتر اور پتھا کے کتبے کے کتبے کے کتبے میں بودہ راجہ اشوک کے کتبے

نے بہت سے مضامیں رعایا کے فائدے کے لئے پتھروں پر کھدوائے جو آجتک اسی طرح موجود هیں اور جن کا مطلب پرنسیپ ' فلیت ' هاتر اور بہاندرکر ایسے عالموں نے صاف کردیا ھے - دوسری صدی قبل مسیمے میں انکل کے جین راجہ کہار ویل کا ھاتھی گسفا تھریر ھے -پہلی صدی عیسوی کے بعد آندھ۔ ر' چہترپ وغیہ۔ راجاؤں کے ' چوتھی صدي کے بعد گپت مہاراج دھراجوں کے ، اور اس کے بعد بارھویں صدی تک ملک کے عموماً تمام راجاوں کے خاندان کے کتبے پتھر اور تانجے کے پندروں پر کثرت سے ملتے ھیں - بنگال ایشیائٹک سوسائتی ، رائل ایشیائتک سوسائتی ، اور اس کی بمبدی کی شاخ ، اور بہار اور اوریسم ریسرچ سوسائٹی کے رسالوں میں انسکریشنم اندیکرم ' اندین اینتی کویری اور ایپی گرافیا اندکا میں ایسے ھزاروں مضامین بیسوں اھل علم نے مرتب کرکے ایدی شرحوں کے ساتھ، شایع کرائے ھیں - دکن کے کتبے جو تعداد میں اور زیادہ ھیں اور جو سترویس صدی تک ملتے هیں ایپی گریفیا کرناتکا ' ساؤتھ اندین انسکرپشنس اور مدراس ' ایپی گریفستس ریورت میں بھی شائع هوئے ھیں ﴿ ان کتبوں سے سیکتوں راجاؤں اور مہاراج دھراجوں کی تاریخ اور ان کے کارنامے معلوم ہوتے ھیں ' اور ان کے زمانۂ حکومت کا نقشہ کہنچ جاتا ھے - اور کبھی قبھی سماج ، معاشیاتی حالت اور ادبیات کا بھی پتنہ لگ جادًا هے -)

یہی بات سکے اور مہروں سے بھی ثابت ھوتی ھے جو سلم قبل مسیم کی ابتدا سے پلجاب ، سلدہ اور مالوہ وغورہ میں سکے اور مہر ملتے ھیں ' کبھی کبھی تو یہ سکے مذھبی اور تمدنی

مسئلے کو معجود کی طرح حل کو دیتے ھیں۔

تمدنی اور مذھبی تاریخ کے لئے پرانی مورتیاں اور مکانات کے کهدکر بهی بهت کارآمد هیں تکس شلا سارناتهم پاتلی پندر وغیرہ کو کھوں کر جو برتی " مورتیں اور

مكانات نكالے كئے هيں ' الورة ' اجلتا اور كارلى وغيرة ميں جو گپهائيں چیت ( بده خانقاهیل) هیل ' سانچی وغیره میل جو لات هیل وه قدیم فن تعدید کے اچھے نمونے هیں۔ هددو تمدن کے اس حصے کو سمجھنے کے لئے لنکا ' ورما ' سیام' کوچین ' چاڈنا ' جاوا ' سماتوا اور والی کے اُن مندروں اور مورتیوں پر نظر دالنا بھی ضروری ھے جن کے اصول اور قاعدے ھندوستان سے لئے گئے تھے اور جو اصل میں هندو تمدن کے اجزا هیں -

قدیم هدوستان کے بارے میں کھھ غیر ملکی سیاحوں اور مصنفوں نے بھی لینی دیکھي یا سنی ھوئی باتیں لکھی ھیں غيو ملكى تعزيرين ان کے بھانات میں بہت سی ضروری بانوں کا تذکرہ

ھے جن کو ھلدوستانیوں نے معدولي سمجھکر کہدں نہدں لکھا - سنہ ٥ - ٢ ق میں دریاے سندہ کا مغربی حصہ ایران کی وسیع سلطنت میں مل گیا تھا۔ ھیروتس وغیرہ یونانی مورخین نے جن کے إماک کا تعلق ایران سے تھا ھندستانیوں کے بارے میں بھی دو چار باتیں لکھی ھیں -سنه ۲۷۷ ق - م میں مسیودونیه کے بادشاہ سکندر اعظم کے ساتھ, کچھ، یونانی مورخ بھی آئے تھے جن کے تاریخوں اور بیانات کے حصے مابعد کی تاریخوں میں ملتے ھیں - دس پندرہ برس کے بعد سیلوکس نکتر کے سفیر میگہستنیز نے اپنا دیکھا اور سنا ہوا بہت سا حال لکھا - اس کی اصل تحریر تو ضائع ہو گئی لیکن اس کی بہت سی باتیں اور تاریخوں میں ادھر اُدھر پائی جاتی ہیں اسی طرح کچھ دوسری یونانی اور لاطینی کتابوں میں ہندوستان کے بارے میں سنہ عیسوی کے آئے پیچھ کی کچھ باتیں لکھی ہوئی ہیں - قدیم مغربی ادب کے ان بکھرے ہوئے بیانات کو سنہ ۱۸۳۱ میں جرمن عالم ای ' اے شوانوک نے یکجا کر کے شرئع کیا تھا - ان کا انگریزی ترجمہ جے ' دبلو میکریندل نے کیا ہے - ان تحریروں کا استعمال کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ زبان اور رسم و رواج سے ناواقف ہونے کے باعث غیر ملکی سیاح کبھی کبھی دھوکا کھا جاتے ہیں - دوسرے ہمارے پاس جو باتیں پہنچ سکی ہیں ان میں شاید بیچ کے لکھنے والوں نے جو ہندوستان سے بالکل اجنبی تھے کچھ نمک مرچ لگا دیا ہے -

پانچویں اور ساتویں عیسوی صدی کے حالات کے لئے چینی سیاح بہتی ہوئی زندگی سے تعلق چینی اور کی زندگی سے تعلق رکھنے والے مقامات کا درشن کرنے ' بودہ شاستر پڑھنے اور جمع کرنے آئے تھے فائیمان ( پانچویں صدی ) کا ترجمه جائیلس نے اور لیج نے بھی انگریزی میں کیا ہے ۔ اور قامس وارقس نے '' چائنا ریویو '' کے آتھویں حصے میں شرح کی ہے ۔ ھیوں سانگ یا یوان چانگ ( ساتویں صدی ) کا ترجمه سیمویل ویل نے اور تھوڑا سا وارقس نے کیا ہے ۔ ائسنگ ساتویں صدی ) کا ترجمه جاپانی تکاکشو نے کیا ہے ۔ ائسنگ

مغربی ایشیا سے هندوستان کا تجارتی تعلق سنه ۸ - 9 ق ، م سے چلا آتا تھا ' اس کے بعد بہت سے هندو راجاؤں نے عرب مربی حکمرانوں سے میل ملاپ کے تعلقات بھی پیدا کئے - آٹھویں صدی کے مسلمانوں سے سیاسی تعلق شروع ہوا - آٹھویں

صفی میں سلدہ پر محمد بن قاسم کی عرب فوج نے حملہ کرکے فتعم ابوزیدالحسن ابن ضرروا 'المسعودی 'الادریسی وفیرہ عربوں نے نہیں اور دسویں صدی میں هلدوستان کا کبچھ حال لکھا - تیرھویں صدی میں قوئی میں اتھویی صدی کی لکھی چھے نامہ یعلی تاریخ هلد و سلدہ لکھی گئی جس میں آتھویی صدی کی لکھی هوئی بہت سی باتیں شامل کرلی گئیں - گیارھویی صدی میں پلجاب اور سلدہ پر حملہ کرکے محمود فزنوی نے هلدوستان کا دروازہ شمال مغرب والرس کے لئے پھر کھول دیا - اس کے دربار کا ایک عالم البیرونی هلدوستان آکر سلسکرت کا پروا پلتت ہوگیا - اس نے هلدو دھرم 'ادب اور 'سائنس وغیرہ کا ایسا نقشہ کھیلچا جیسا پہلے کسی کے خیال میں بھی نہ آیا وغیرہ کا ایسا نقشہ کھیلچا جیسا پہلے کسی کے خیال میں بھی شدو تہذیب کی تحریروں میں بھی هندو تہذیب نہاوں کا بہت سا کہ کبچھ ذکر آگیا ہے - یونانی 'الطیلی' چینی اور عربی کتابوں کا بہت سا ترجمہ انگریزی کے ذریعہ هلدی میں بھی ھوچکا ہے -

اس تمام مسالے کی بنیاد پر تاریخ لکھنے سے پہلے عرصہ گاہ تمدن پر ایک نظر دالنا ضروری ھے براعظم ایشیا کے جنوب میں جغرافیہ کا اثر ھندوستان تقریباً ۱۸ سو میل لمبا اور ۱۸ سو میل

چوڑا ملک ھے جس کا رقبہ (برھما کو چھوڑ کر) تقریباً پندرہ لاکھ، مربع میل ھے - لیکن یہ یاد رکھنا چاھئے کہ شمال کے جانب نیپال ' افغانستان اور وسط ایشیا کا کچھ، حصہ اور جنوب میں لنکا یہ سب ھندو تہذیب کے دائرے میں شامل تھے - دوسرے فارس ' بلوچستان ' سندہ اور راجپوتانہ کا ریگستان پہلے اتنا بڑا نہ تھا جتنا کے آج ھے - آریل استایی وغیرہ نے زمین کھود کر ریت کے نیچے سے جو شہر اور مکانات بر آمد کئے ھیں وہ ثابت کرتے ھیں کہ کسی زمانے میں ھندوستان کے باھر مغربی ریگستان کی جگہ پر

ھرے بھرے گھیت اور گھئی آبادی تھی - ان سب دلیلوں کو جمع کرتے سے یہ نگیجہ نکلا ہے کہ نویں صدی ق - م سے نویں صدی عیسوی تک قدرتی اسباب کے وجہہ سے زمین آهستہ آهستہ خشک ہوتی گئی' پانی کم ہوتا گیا اور ریت کے دھیر نکلنے لگے - جب تک ریکستان نہ تھا یا تھوڑا ہی تھا اس وقت ہلدوستان اور مغربی ملکوں میں تجارت اور آمدورقت برابر جاری تھی - اس لئے ان ملکوں کی تہذیبوں نے ایک دوسرے پر بہت اثر قالا -

آب و هوا کے بارے میں بھی یہ کہدینا ضروری هے (جیسا ایلزورتھ اب و هوا کے بارے میں بھی یہ کہدینا ضروری هے اور "ایشیا کی منتقل کے "تہذیب اور آب هوا "اور "ایشیا کی آب و هوا کا تغیر ابور کتابوں میں اور دوسرے مصنفین کے نبض " وغیرہ کتابوں میں اور دوسرے مصنفین کے

دنیا بهر کی نئی پرانی معلومات جمع کرکے ثابت کیا ھے) کہ بہت سے مقاموں کی آب و ہوا تبدیل ہوگئی ہے - پرانے ھندوستان کے بارے میں قطعی طور پر تو کھھ، نہیں کہا جا سکتا - لیکن سرسرتی وغیرہ ندیوں کے وجرد سے ' ریکسان کی کمی سے ' جنگلوں کی بہتات سے اور اس اعتبار سے کہ سرد ملک سے آئے عوئے آریوں نے اپنے ویدک لتریت میں گرمی کی شکایت نہیں کی ھے یہ ضرور اندازہ ھوتا ھے کہ شمالی ھددوستان کی آب و هوا تین چار هزار سال پہلے آج کل کی طرح گرم نه تھی - شاید یه بھی ایک وجه هو که رگ وید کے زمانے کی سی پر مسرت زندگی کبھی نصیب نہوں ھوڈی - چھ ھؤار برس پہلے کے ڈبوت تو اب اچھی طرح پیص کئے جا سکتے ھیں۔ ھی اور موھنجودرو میں گیندے اور ھاتھی کے نشانات تو ملتے ھیں مگر شیر ببر کا کوئی نشان نہیں ملتا - اس سے صاف ظاھر ھے کہ اُسوقت سندہ اور مغربی پنجاب میں نسی اور نہریالی زیادہ تھی۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سندہ میں اُسی وقت سندہ ندی کے علاوہ ایک اور ندي بهتي تهي -

هددرستان کے شمال میں کوہ همالیہ هے جو دنیا کے تمام سلسلۂ هاگے۔

کوہ میں سب سے بترا پہار ھے ' جسکی ایک ھی ممالیہ پہار ہے وہ جسکی ایک ھی کہائیہ پہار کے گھاتی میں پورا آئیس سما سکتا ھے اور پندرہ سو

مهل تک پهیلا هوا هے - اگر همالیه نه هوتا تو تبت کی تیز سرد هوائیں شمالی هندوستان میں آدمیوں کا رهنا هی مشکل کر دیتیں اور زمهن کو زمانے زر خیز بدانے والی ندیاں کہیں بھی نه هوتیں ' یہی دیکھ، کر ایک زمانے میں هندوں نے همالیه کو دیوتا مانا تھا - جنوب مشرق اور جنوب مغرب سے آنے والی موسمی هوائیں همالیه سے وک کو تهندی هو جاتی هیں اور شمالی حصرں میں موسلا دهاو پانی برسانی هیں - تاریخ پر همالیه پہاڑ کا شمالی حصرں میں موسلا دهاو پانی برسانی هیں - تاریخ پر همالیه پہاڑ کا ایک بوا اثر یه بھی هوا هے که تبت اور ترکستان سے یا یوں کہنا چاهئے درے که منگولیا کے حصے سے هندوستان کا تعاق کم رها هے - شمال کے درے اتنے چھوتے' تهندے اور دراونے هیں که اُن میں سے هوکر گذرنا بہت مشکل هے -

شمال مشرق کی طرف یه سلسلهٔ کوه نیچا هو گیا هے اور اسلئے اس شمال مشرق کا طرف سے کچھ آمد و رفت بھی هوتي رهی هے - اِدهر سلسلهٔ کوه اسلم کوچھ منگولیا کے لوگ آکر آسام یا شاید مشرقی بنگال میں بھی آباد هوئے تھے لیکن اسطرف کا ملک جنگلوں اور جنگلی

لوگوں سے ایسا گھرا ہوا ھے کہ اس طرف سے تجارتی اور ذھنی تعلق بہت نہیں مربی ہو سکا - چین اور ھندوستان سے جو تعلق تھا وہ زیادہ تر سمندر کی راہ یا وسط ایشیا کی طرف سے تھا ۔

بر خلاف اس کے هسالیہ پہاڑ کے شمالی مغربی نینچی گھاتیوں کے شرالی مغربی گھاتیوں کے شرالی مغربی گھاتیاں الکادی ۔ اس طرف کئی درے هیں جن میں سے هوکو آریہ لوگ هندوستان آئے تھے اور انکے بعد ایرانی ' یونانی ' کوشن ' آریہ لوگ هندوستان آئے تھے اور انکے بعد ایرانی ' یونانی ' کوشن '

ستهین ، هوند ، افغان اور ترک آئے جلہوں نے هندوستان کی تهذیب وسیاست پر انقلابی اثرات دائے - ان ریاستوں سے گیارهویں صدی تک وسط ایشیا ، مشرقی ایشیا اور یورپ سے تجارت بھی بہت هوتی رهی ارر ادب ، فن اور فلسفة کے خیالات کا بھی باهمی تبادله هوتی رهی ار ادب ، فن اور فلسفة کے خیالات کا بھی باهمی تبادله هوتا رها -

شمالی میدان جس میں سندہ 'گنگا ' برهمپتر اور معاون ندیان بہتی میں دنیاں کے بتے زر خیز اور آباد حصهٔ شمالی میدان میں شمار کیا جاتا ہے - کلکتے سے پیشاور تک

چلے جائے کہیں نہ کوئی پہاڑی قیلا ملے کا اور نہ کوئی ریکستان - هر جگه ھرے بھرے کھھت لہلہ لاتے ھیں ' کھیتی کے لئے اتنی مصنت نہیں کرنی پوتی جننی فرانس ' انگلستان ' جرمنی رفیرہ ایسے تھندے اور کھتھ، کھھ پہاڑی ملکوں میں کرنی پرتی ھے - یہاں ھمیشہ سے زراعت ھی ایک خاص پیشه ہے اور ساری تہذیب پر زراعت کی عظمت کی مہر لگی ھوئی ھے - لوگ زیادہ تر گاؤں میں رہتے ھیں ' گاؤں ھی زندگی کا مرکز ' سیاسی نظام کی بنیاد اور اقتصاوی زندگی کی اصل ہے - اس میدان میں کوئی قدرتی روک نه هونے کے باعث ' تہذیب و مذهب کا نظام یکساں رها ھے - چھوٹی چھوٹی باتوں میں تھوڑا بہت فرق ضرور تھا لیکن اصول کا کوٹی اختلف نه تها - جهال تهذیب و عادات میں اتنی یکسانیت هو وهال سیاسی اتعداد کی کوشص بھی ضرور ھی ھوگی - برھدی گرنتھوں کے وقت ھی میں یعنی سنہ عیسوی سے تقریباً ایک ھزار برس قبل سمندر کے ایک کذارے سے دوسرے کنارے تک پھیلنے والی سلطنت کا تصور پیدا ھوکھا تها ، موریه خاندان ، کهارویل ، آ ایندر ، گیت ، وردهن اور گرچر پرتهار خاندانوں نے اس تخیل کو عملی جامت بھی پہنا میا ' لیکن ریل ' تار '

اور لاسلکی وغیرہ کے پہلے دنیا بھر کی بتی سلطنتیں کے دور دراز مقامات کا التنظام و حکومت بهت مشکل کام تها - اس لئے کبھی تو بہت بوی مسلکت بی جاتی تھی اور کبھی اس کے تکوے تکوے ھو جاتے تھے - اتھارریس صدي تک هندوستان کی سياسي تاريخ اسی چکر ميں مبتلا رهی - بچی یوی سلطانتوں کے زمانے میں بھی سفر کی موجودہ سہولتیں نہ ھونے کے باعث صوبوں کو بہت کھیے، آزادی دینا پرتی تھی ' ایسا سیاسی نظام جغرافی وجود کی با پر ناگزیر تھا۔ قدیم یونان سے مقابلہ کیجئے تو صاف معلوم هو جائيكا كه يهال اتهينس اور كارنته ايسے شهر بن هي نهيں سکتے تھے ' نه ویسی شہری صملکت بن سکتی تھی اور نه ویسی سرگرم سیاسی زندگی پیدا هو سکتی تهی - سنده اور گنگا کا دوآبه میدان اتنا بوا ھے اور اس کے معمولی حصے بھی اتذے بڑے ھیں کہ یہاں جسہوری سلطنت کے لئے سلطنت کے تمام لوگوں کا جمع ھونا یا نسائندوں کا بھی اچھی طوح ملنا جلنا مشکل تھا۔ یہی وجہ ھے کہ کئی معاملوں میں جمہوري سلطنت کا اصول تسلیم کرنے کے باوجود یہاں مرکزی حکومت میں جمهوريت كارنگ پيدا كرنا مشكل تها -

شمالی هندوستان کے ساری زندگی پر ندیوں کا زیادہ اثر پونا ضروری ندیاں تھا۔ پہاری فریاؤں کی متی کنارے کے میدانوں کو بہت زیادہ زرخیز بنا دیتی ہے۔ اس لئے ان صوبوں کی آبادی سب سے زیادہ تھی ' فریائی راستوں کے وجہ سے تجارت بھی ترقی پر تھی اور آن کی شان بھی بہت زیادہ تھی۔ شہر بھی زیادہ تر ندیوں کے کنارے آباد تھے اور تہذیب کے مرکز تھے۔ کوئی تعجب نہیں کہ متعدد پرانے شہروں کی طرح یہاں بھی گنگا ' جمنا ' گوداوری اور کاریری ایسی پرانے شہروں کی طرح یہاں بھی گنگا ' جمنا ' گوداوری اور کاریری ایسی بوری ندیاں پاک اور مقدس مانی گئی ھیں۔

شمالی میدان کے جنوبی کنارے پر ستپرا اور وندھیاچل کے سلسلے میں جو کہیں بھی بہت ارنچے نہیں ھیں اور ادھر دکن اُدھر خصوصاً مشرق میں اتنے نیجے ھوائنے ھیں کھ

آنے جانے میں کوئی روک نہیں ھوتی - اس طرح کے پہاروں کا نتیج میں هوا که شمال اور جنوب میں ایک بین فرق هوگیا ' ذاتوں کا فرق ' زبانیں منختلف رهیں ' سیاسی تاریخ بھی اپنے اپنے علصدہ راستوں پر چلتی رهی ' لیکن تہذیب کی اصل ایک رھی - مذھب کے وھی اصول دونوں طرف رائیج رہے ' سنسکرت اور پالی زبان کی تعلیم بھی ویسی ھی رھی ' زندگی پر ایک ھی طرح کی نظر رھی ' دونوں حصوں کے آپس میں تجارتی تعلقات بھی رہے - اور چوتھی صدی قبل مسیم کے بعد کئی بار دونوں میں گہرے سیاسی تعلقات بھی پیدا ہوگئے۔ شمال اور جنوب کی تہذیب کے اصل اصول ایک ھی تھے لیکن ان کے سلسلم ھاے تاریخی کبھی کبھی علیصدہ رھے - ایک بڑا فرق اُن میں یہ تھا کہ شال مغرب سے آنے والی قومیں یا تو دکن تک پہونچتی هی نه تهیی یا تهوری تعداد میں یهونچنی تهیں - نوبدا اور کرشنا ندی کے بیچے کا حصة ملک اتفا هموار اور زر خیز نہیں هے جتنا شمالی میدان -نه اُس کی آبادی اتنی گهنی تھی ' اور نه خشکی کی تجارت اُس درجے کی تھی ۔ لیکن مغربی اور مشرقی کذارے پر سمندر کے ذریعہ دور درو کے ملکوں سے تجارتی تعلقات کی سہولت تھی - سمندر کے راستے سے هندو تہذیب اور ملکوں میں جاسکتی تھی اور غیو ملکی خیالات یہاں آسکتے تھے -کرشنا ندی کے نیسے جو حصہ ہے اور جسے اقصابے جنوب کہہ سکتے هیں وہ پورب میں تو اکثر مقامات پر هموار هے لیکن اتصائے جنوب مغرب میں پہاڑوں سے گہرا ھوا ھے آنے جانے کی کوئی

قدرتی روگ نه هونے کے باعث یہ بھی تہذیب کے اصل اصول کے اعتبار سے دکن اور شمال کے ماندہ هوگھا هے لیکن دور هونے کی وجہ سے اس پر شمال کا اثر کم رها هے - شمال کی قومیں تھوری تعداد میں یہاں آئیں اس لئے یہاں کی تہذیب بعض حصوں میں شمال سے مختلف رهی کچھ اجتماعی ادارے سب سے نرائے هی رهے ' زبان پر سلسکرت کا اثر بہت کم هوا مندر ' مورت اور مکانات وغیرہ بنانے کے طریقے بھی مختلف رھے - سیاسی نظام میں بھی گؤں کا انتظام وغیرہ بھی اپنے هی طرز کا رها - اقصام جنوب نظام میں بھی گؤں کا انتظام وغیرہ بھی اپنے هی طرز کا رها - اقصام جنوب کی تاریخ بقیہ هندوستان کا جزو هونے کے باوجود اپنی ایک خصوصیت کی تاریخ بقیہ هندوستان کا جزو هونے کے باوجود اپنی ایک خصوصیت رکھتی هے جس کا لحاظ تمدن کی تنقید اور تجزئے میں رکھنا ضروری هے"۔

هندوستان کے شمال میں شمال مغرب ' شمال مشرق ' وسط هند اور ملابار کے کنارے پر جو پہاڑی قومیں اور مغرب میں تمام کوکن اور ملابار کے کنارے پر جو کو پہاڑی قومیں انہوں نے تہذیب پر ایک اور اثر ڈالا ہے ۔ هموار میدانوں کو فتع کرنے والی قوموں سے شکست پاکر پرانے باشندے پہاڑیوں میں پناہ لے سکتے تھ وادیوں اور جنگلوں کی آڑ میں وہ اپنی هستی ' اپنی زبان اور رسم و رواج کی حفاظت کرسکتے تھے ۔ باہر کا تھوڑا بہت اثر پڑنے کے باوجود یہ قومیں اپنے پرانے ہے واستوں تھے ۔ باہر کا تھوڑا بہت اثر پڑنے کے باوجود یہ قومیں اپنے پرانے ہے واستوں

پر چاہی رهیں' آج بھی ان میں طرح طرح کے بیاہ' و اے بھاگ' مذھبی معتقدات اور جماعتی ادارے قائم ھیں - عام ھندوستانی تہذیب کم آئیگا' کے اثر سے یہ الگ رهی ھیں - اس کتاب میں' اُن کا ذکر بہت کم آئیگا' لیکن اُن سے تھوڑی سی واقفیت ضروری ھے -

آدمی کی سیرت پر صلعت و حرفت کا اثر بہت پرتا ہے ' صلعت و حرفت آب و هوا کے مطابق هوتی هیں - یہ تو آب و هوا کے مطابق هوتی هیں ایم نے آب و هوا کے مطابق هوتی هیں اهل علم نے صاف هے لیکن پیچھلے سو برسوں میں اهل علم نے

یک پنته لگانے کی بھی کوشش کی ھے که خود آب و ھوا کا اثر سیرت پر کیسا پڑتا ھے۔ اس مشکل مسڈلے پر یقینی طور پر کھھ نہیں کہا جاسکتا لیکن دو چار قیاسات مسکن هیں۔ همارے ملک کا دار و مدار کھیتی پر ھے ' کھینتی مینھ پر منحصر سے بارش کا ھونا اپنے اختیار کی بات نہیں ھے۔ بلکہ خدا کی مرضی پر ھے۔ اسارۃ کے مہینے سے بھادوں تک تمام لوگ آسمان پر ڈکٹکی لگائے رہتے ہیں اور بارش کے لئے دعائیں مانگتے ھیں - اور اگر پانی نه گرے تو اپنی مجبوری پر هاتھ ملتے هی رہ جاتے هیں ' اگر کبھی زیادہ بارش هوجائے یا پالا پر جائے تو بھی محبور هوکر کھیٹوں کی تباھی دیکھنی پرتی ھے ۔ لوگ سوچنے ھیں که آدمی کی طاقت کچھ نہیں ہے ، خدا ھی قادر مطلق ہے - شاید یہی وجہ ہے که هندوستان میں لوگ قسست کو بہت مانتے هیں ' دیوی دیوتاؤں کی پوجا بہت کرتے ھیں ۔ دوسری طرف دن میں سورج کی چدک ' رات کی روشن چاندنی اور ستاروں کی دیوالی ' یہ سب چیزیں توجہ کو اوپر لیجاتی هیں اور دیوتاؤں کا خیال کراتی هیں - انگلستان کی طرح هندوستان میں زیادہ کہرا نہیں پرتا - خوب اوجالا رهنا هے - اس کا اثر طبیعت پر یه پرسکتا هے که کہلے هوئے خیالات اور منطق کو تقویت

هو کهائی دیتی هے دهرم اور ادب کے خیالات کا بھی کچھ، تعلق شاید دکھائی دیتی هے دهرم اور ادب کے خیالات کا بھی کچھ، تعلق شاید جغرافیہ سے هے - همالیہ کی اونچی چوتیاں 'هزاروں میل لمبے میدان ' جھوم جھوم کر بہنے والی لمبی چرتی ندیاں ' موسلا دهار مینه، اور طوفان ' آسماں پو نظام شمسی کا اجتماع ' یہ سب قدرتی مناظر خیالات میں جولانی پیدا کرتے هیں -

کے باوجود هندوستان کی وحدت نقشے اور تاریخ پر صاف لکھی ھوٹی ھے ' جیسا کہ جغرافیے کے زبردست عالم چیزوم نے کہا ھے ' دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو همسایہ ممالک سے اننا مضناف هو جتنا که هندوستان ھے۔ بہت پرانے زمانے میں جب آمد و رفت بہت مشکل تھی هندوستانیوں نے اچھی طرح سمجھ، لیا تھا کہ همارا ملک اور همارے عادات و رسوم ' باهر والوں سے جدا هیں ' رامائیں اور مہابھارے کے زمانے میں " کشمیر اور کنیا کماری تک کے اور سندہ سے برهمپتر تک کے حصه ملک کو " بھارت ورش " کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپس میں کتنا ھی فرق ھو لیکن دوسروں کے مقابلے میں سب " بھارت باشی " ایک ھی طرح کے معلوم ہوتے تھے - تہذیب کے بہت سے حصوں میں اس وحدت ویکرنگی کا اثر پایا جاتا تها - گنگا جمنا ، سرسوتی ، سنده ، نربدا ، کوداویری اور کاویری جو مقدس ندیاں مانی گئی هیں ' وہ ملک کے تمام حصوں سے لیکئی ھیں ' آڈھویں صدی میں شنکراچارج نے بدری ناتھ کدار ناتھ، ' رامیشور ' دوارکا اور جگذاتھ، یہ چار خاص تیرتھ، کے مقامات ملک کے ایک ایک گوشے سے منتخب کئے تھے - دوسرے تیرتھ کے مقامات مثلًا هردوار ' پریاگ ' بنارس ' گیا ' اوجیں اور کانچی بھی ملک چھو میں پھیلے ھوڈے ھیں - برھم پران رغیرہ میں جو مقدس ملدر سردور رفیرہ گذاہے گئے ھیں وہ بھی ملک کے تمام حصوں سے لئے گئے ھیں ، جملیفوں کے تیرتھ کے مقامات ، سمید شکھر ، پاواپری ، شروندیسهل گوں ، آبو پہاڑ وغیرہ بھی تمام ملک میں بکھرے ھوئے ھیں ، پرانے زمانے میں ادب ، سائنس ، اور مذھب کی زبانیں سلسکرت اور پالی سارے ملک میں بچھی جاتی تھیں - تکشلا ، ناللہ بکرم شلا وغیرہ ردیا پیٹھوں میں ملک میں بچھی جاتی تھیں - تکشلا ، ناللہ بکرم شلا وغیرہ ردیا پیٹھوں میں ملک کے گوشے گوشے سے طالب علم آتے تھے ، اپنی شہرت قائم کرنے کے لئے اھل عام سارے ملک میں گھوم کر '' وگ وجے '' کیا کرتے تھے ، جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ھے ، اقتصاری اور سیاسی تعلقات ملک کے تمام صوبوں کو ایک خوبسرے سے مقتصد کر دیتھا تھا -

ملک کی پرانی تہذیب کا کچھ حال اس کٹاب میں لکھا جائیگا،
الیکن تہذیب سے پہلے کی بحث اس کے دائرہ سے
تہذیب سے پہلے
باہر ہے، اتنا کہدینا کانی ہو کا کہ کسی تہذیب

کی تخلیق یکا یک نهیں هوتی 'آدمي کی زندگی کے پرانے آثار جو دنیا کے قریب قریب تمام حصوں میں گھاؤں سے 'زمیں کے اور ندیوں کے نیسچے سے نکلے هیں اور جن کو ایک ساتھ پوهکر عالموں نے سب سے پرانی زندگی کی جو تصریر گھیلجی ہے اُن سے ثابت هوتا ہے که کسی زمانے میں جیسے تیسے کتچے گرشت اور جنگلی کلد مول پر بسر کرتا تھا اور پتھر یا هذی کے بھدے اوزار بنا کر شکار کرتا تھا 'بہت زمانه گذر جانے پر اوزاروں کی شکل اور طاقت سدهر گئی 'اور پرانا پتھر کا زمانه بدل کر نیا پتھر کا زمانه موئی اور کانسے کے هتھیار زمانه هوگیا 'اسکے بعد آهسته آهسته اور ترتی هوئی اور کانسے کے هتھیار بیلے الگے جس سے یہ زمانه کانسے کا زمانه کہتاتا ہے۔ ان زمانوں کا گھوت هوگور برھی سے یہ زمانه کانسے کا زمانه کہتاتا ہے۔ ان زمانوں کا گھوت موثور برھی سے بھا دوا ہے' اس زمانے میں جانوروں کے پاللے کی رسم جھی موثور رہی سے بھا دوا ہے' اس زمانے میں جانوروں کے پاللے کی رسم جھی

چاری هو کلی تهی اسکے بعد کھیتی شروع هوئی اور پهر صلعت و حوفت کا زمانه آیا ' آیس کی زندگی میں بھی تبدیلیاں ھوٹیں ' شادی بھالا کے طریقے قائم ہوئے ' خاندانوں کی بلیادیں پریں ' ہر ایک جماعت ایک مکهها یا برا سردار ماناے لکی ' فیر شایسته و نیم شایسته و تدکی کی یہ ھواروں برس کی کہانی بہت دلھسپ ھے اور ان صفتصوں سے خیر متعلق ہوئے کے یا وجوں یاں رکھانے کے قابل ہے۔ ہلدوستان کے یہ پرانے باشدی کس خاندان سے تھے ؟ - اس سوال کا جواب دینا ناممکن ھے ' پوانی کھوپتویوں اور مدیوں پر بہت غور کیا گیا لیکی نہ تو اُن کا زمانہ ھی تھیک تھیک متعیں موسکا اور نہ یہ پتہ لگ سکا ہے کہ اُن آدموں کا تعلق دوسری قوموں سے کیا تھا 'مسکن ھے کہ جس وقت آدمی کی پیدائص هوئی اُس وقت هددوستان یا تو استریلیا سے جوا هوا تها یا افریقه سے یا قونوں سے ' اور ان صوبوں میں اور دیگر بے نشان حصوں میں کوئی ایک ھی قوم رہتی تھی 'لیکن اس کے بعد بڑھتے ھوے سمندر کے فرایع مسدود هو جانے سے ادھر اُدھر کے لوگ ایک دوسرے سے علمحدہ هو كَفْ اور الله الله الله دهنگ بر نعی نعی جماعتیں قائم كرنے لگے ، لیكن ھزاروں بوس سے کہیں کہیں زمین خشک ھو جانے سے یا آبادی بوہ جائے سے یا دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کی خواهش سے یہ مختلف جماعتیں ایک دوسرے کو تھکیلٹی رھیں ' ادھر سے آدھر جاتی رھیں ' کبھی ایک دوسرے کو تباہ کرتی رھیں' کبھی ایک دوسرے سے ملتی رھیں' کبھی ایک دوسرے کو غلام بنا کر دباتی رهیس ' یہ انقلابات اتنے بار ھوئے ھوں اور کبھی کبھی اتنے ہتے پیمانے پر ھوے ھیں کہ دنیا میں کوئی قوم ایے مقام پو قائم نہیں وہ سکی اور نہ کوئی قوم دوسری قوم کی اميزش سے بچے سکی ھے' تاريخ ميں بلا آميزش کوئی قوم کہيں نہيں ملتی .

هندوستان میں جہاں بہت سی قوموں کی نشو و نما هوئی هے أن مقامات كو ديكهكر يه اندازه هوتا هے كه قوموں كى مخالطت باهمی یہاں تاریخ سے پہلے هو چکی هے ' وسط

هندوستان میں

هند کی دور دور کی گهاتیوں اور جنگلوں میں ایک هی طرح کی جماعت آباد ھے ' جن کی زبان ملتی جلتی ھے اور رسم و رواج یکساں نہیں ' معلوم ھوتا ھے کہ یہ لوگ کسی پرانے زمانے میں میدانوں میں رھنے تھے لیکن کسی طاقتور قوم کے حملوں سے تذگ آکر انہیں پہاڑیوں کی پناہ لینی پتی کی طاقتور قوم کون تھی ؟ - آریم ، یا دریود یا اور کوئی یه بترا مشکل سوال ھے جس کا جواب یقین کے ساتھ، نہیں دیا جاسکتا ۔ بلوچستان کے ایک حصے میں " براھوی " زبان بولی جاتی ھے جو اقصابے جنوب کے قریوت زبان سے ملتی جلتی ہے اور جو گرد و پیش کی کسی زبان سے تعلق نہیں رکھتی ' اس کا مطلب (۱) یا تو یہ ہے کہ دراود لوگ شمال مغرب سے آے تھے اور بلوچستان میں اپنا ایک جتھا چھوڑ کریا کسی گروہ پر اپنا نقش قائم کرکے فوراً هی يا کنچه دن بعد کسی وجه سے دکھن چلے گئے (۲) یا کسی زمانه میں یه قراوت لوگ سارے هندوستان کے قدیمی یاشندے تھے ' اس کے بعد آریوں نے ان کو شمال سے نکال دیا ایپے مین ملالیا ، لیکن کسی وجه سے ایک تکرا شمال مغرب میں رہ گیا ، ان دونوں خیالات میں سے ایک کا بھی ثبوت نہیں دیا جاسکٹا ' لیکن یہاں اتنا اور کہدینا ضروری ھے کہ قراوت لفظ کا استعمال صرف سہولیت کے لیے کیا جاتا ھے - ورنه واقعی قراوق کوئی قوم نہیں ھے عکی میں کئی قومیں ھیں اور ھر قوم ایک دوسرے میں خلط ملط ھے دوسری بات یہ ھے که اگر ھمیں شمال میں رھنے والی قدیم قوموں کا پتت بھی لگ جاے تو آس سے تاریخی زمانے کے باشدوں کے بارے میں زیادہ واقفیت نہیں هوسکتی ا

چھھم سے آئی ہوئی قوموں کے آباد ہوتے سے ایک نٹی قوم پیدا ہو گئی. ہوگئی.

آریوں کے آنے سے پہلے شمال میں کون کون سی قومیں تھیں ؟ اسکی تفصیل ریدک لتربیچر کی بنیاد پر آینده باب میں ا کی جائگی ' یہاں اس بات پر زور دینا ضروری ھے که آریوں کے آنے سے پہلے ملک میں تہدیب کافی طور پر پھیل کئی تهى ' يعيها سات برسول ميل آركيالاجيكل ديباردمامك ( محكمة آثار قدیمه ) کے جان مارشل ' راکھال داس بدر جی ' دیا رام سنھی ' وغیرہ لے سلدہ اور مغربی پلجاب میں هوپا اور موهلجہوداور کے مقامات کو کھود کر بہت سے برتن ' مکل مندر ' تالاب ' فسل خانے اور شہر نکالے هدی جو اعلی درجه کی تهذیب کا ثبوت دیتے هیں - یه یهذیب کم سے کم چهد سات هؤار برس پرانی هے ' اور سلدہ ' پلجاب اور راجپوتانہ میں اور شاید ادھر اُدھر کے اور حصوں میں بھی پھیلی ھوئی تھی 'مصر اور بابل کی تہذیب سے موازنہ کرتے وقت معلوم هوتا هے که اُس پرانے زمانے میں بھی مندوستان میں ان کے مقابلے میں اسائش زندگی کا زیادہ ساتھ تھا۔ ایک مثال لیجئے: - موهنجودارو شہر میں صفائی کا جیسا انتظام تھا ' کندگی بہانے کے لئے جیسی اچھی نالیاں تھیں ویسی جنوبی میسوپوتامیا کے مشہور شهر آر میں بھی ته تھیں -

هوپا میں ایک سو پھاس سے زیادہ متی کی مہریں ملی ھیں ' جن پر طرح طرح کی تصویریں بنی ھوٹی ھیں ' ان تصویروں اور باقی چیزوں کے مطالعہ سے چھ سات ھزار برس پہلے کی زندگی کے متعلق بہت سی باتیں معلوم ھوتی ھیں ' اس زمانے میں سندہ اور مغربی پنجاب میں آج کل کی بہ نسبت پانی کہیں زیادہ برستا تھا ' سندہ پنجاب میں آج کل کی بہ نسبت پانی کہیں زیادہ برستا تھا ' سندہ

قدی کے پورب میں ایک اور ندی بہتی تھی جو آب موجود نہیں ہے' آہپاشی قدی کے پورب میں ایک اور ندی بہتی خوب هوتی تھی - موهنجوارو میں جو کا انتظام بہت اچھا تھا - کھیٹی خوب هوتی تھی - موهنجوارو میں جو انتظام بہت اچھا کی دانے ملے هیں وہ آج کل کے پنجابی گیہوں

خوراک

کے ھیں ' کھانے پینے میں روتی کے عالوہ دودہ کا بھی

بہت استعمال هوتا تها ' نيم سوخته عدّياں جو مكانوں ميں ملى هيں ' أن سے معاوم هوتا هے كه أن دنوں محتهای ' كجهوا ' گهريال ' بكرى ' اسر اور كانے كے گوشت كهانے كا بهی رواج تها ' بہت سے مكانوں ميں چرفے كے گهيرے ( يندلياں ) بهی ملے هيں ' جن سے معلوم هوتا هے كه گهر گهر چرف چلا كرتا تها -

بہت باریک بنے ھوئے روئی کے کپڑوں سے اندازہ ھوتا ھے کہ کپڑا ایک بننے کا ھنر بہت ترقی پر تھا ' مرد ' اکثر ایک کپڑا دھوتی پہنتے تھے اور ایک دوشالہ ھوتا تھا جو بائیس

کندھے کے اوپر سے ھوکر داھئے کندھے کے نیچے آجاتا تھا 'لیکن داھئے ھاتھ کو کھلا چھوڑ دیتا تھا ' مردوں میں بعض بعض لوگ مونچھیں مئڈاتے تھے اور بعض نہیں - زیادہ تر لوگ چھوٹی سی ڈاڑھی رکھتے تھے ' بالوں کو ماتھے سے اوپر لیجاکر پیچھے ایک بڑی سی چوٹی بناتے تھے ۔ بدقسمتی سے عورت کی ایک بڑی مورت ملی ھے ' اس کے بال بندھے ھوئے نہیں ھیں بلکہ کھلے ھوئے ھیں ' لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ عام رواج تھا یا نہیں ۔

اُس زمانے میں زیبور پہننے کا بہت رواج تھا ' مرد اور عورت دھے ۔

دونوں ھنسلی اور چھاپ ( ایک زیبور ) پہننے تھے ۔

زیرا

عورتیں ' کان میں بالی ' ھاتھ میں چوری ' کمر پر کورھنی اور پاؤں میں سانٹھ وغیرہ بھی پہنتی تھیں ۔ امیر آدمیوں کے

زیور سونے ' چاندی اور طرح طرح کے جواهرات کے هوتے تھے ' هاتهی دانت کا بھی استعمال هوتا تھا - زیور بلانے کے هذر میں اُس زمانے کے لوگ آج کل کے سوناروں اور جوهریوں سے کسی طرح کم نه تھے ' سونے کے بعض بعض زیور اس صفائی سے بنے هیں که تعجب هوتا هے - غریب آدمی سیپ اور کوری وغیرہ کے زیوروں سے تسکین حاصل کرلیتے تھے ' یہ کپتے بہت کم پہنتے تھے ' غریب عورتیں صرف کمر پر ایک دھوتی باندہ لیتی تیهیں ' ایک طوائف کی چھوتی سی صورت ملی هے جو بالکل باندہ لیتی تیهیں ' ایک طوائف کی چھوتی سی صورت ملی هے جو بالکل

سواری کے لئے امیروں کے پاس کاریاں تھیں ' جن میں دو پہئے امیروں کے پاس کاریاں تھیں ' جن میں دو پہئے والا آگے کاری کا جو نمونه کانسے کا بیٹھٹا تھا ۔ هرپا میں اسی گاری کا جو نمونه کانسے کا بنا هوا ملا هے ' وہ مصریا میسوپوتامیا سے بہت پرانا ھے ' اور دنیا میں گاری کا سب سے پرانا تھانچا ھے ۔

رھنے کے مکانات اور سرکاری دفاتر کبھی کبھی بہت برے بنائے مکان ملاھ ' جو اُتر سے دکھن ۱۹۸ فت مکان ملاھ ' جو اُتر سے دکھن ۱۹۸ فت مکان ملاھ نہمت سے مربع کمرے اور دالن ھیں اور بیچ میں ایک برا کمرہ چلا گیا ھ ' یہ جزیرہ کریت کے مائنوں تہذیب کے زمانے کے پرانے محلات سے ملتا جلتا ھ ' ممکن ھے کہ کریت کی طرح یہاں بھی لگان سے ملتا جلتا ھ ' ممکن ھے کہ کریت کی طرح یہاں بھی لگان کی شکل کی چیریں وصول کرکے جمع کیجاتی ھوں ' افسوس ھ ' کے بہت سے مکانات اس بری حالت میں ھیں کہ اُن سے کچھہ نتیجہ بہت سے مکانات اس بری حالت میں ھیں کہ اُن سے کچھہ نتیجہ نہیت نہیت شاندار بنائے جاتے ھیں ' ایک تو یہ کہ نہانے کے لئے غسلخانے بہت شاندار بنائے جاتے ھیں ' اُن کی بعض بعض

قیواریں دس دس فت موتی هیں ، دهوپ یا آگ سے بنائی هوئی اینتیں بہت خوبصورتی سے لکائی گئی هیں ، فرش بھی اینتوں کے هیں اور بہت خوبصورت هیں ، دوسرے یہ که تالاب بہت تھے ، اور شاید أن میں سے کچھ مقدس مانے جاتے تھے - مہروں سے معلوم هوتا هے که چیتے ، وغیرہ کا شکار بہت کہیلا جاتا تھا۔

لوهے کی کوئی چیز نہیں ملی هے ' بہالے ' کتار ' گلڈا سے ' هلسئے ' چیز نہیں ملی هے ' بہالے ' کتار ' گلڈا سے ' هلسئے ' چاقو وغیرہ وغیرہ تانبے کے بنتے تھے ' تین اور سیسے هتیار وغیرہ کی بہی بہت سی چیزیں بنتی تھیں ' اکثر اوزاروں کی بہی بہت سی چیزیں بنتی تھیں ' اکثر اوزاروں

کے لئے کانس کا بھی استعمال کیا جاتا تھا' تانبا شاید بلوچستان' موجودہ راجپوتائہ اور شمالی افغانستاں سے آتا تھا' تین شاید' کہراوں سے یا اور زیادہ پنچہم سے آتا تھا' یہ بھی ظاہر ہے کہ تجارت دور دور سے بھی موتی تھی اور صنعت و حرفت بھی ترقی پر تھی' مہروں سے پتھ چلتا ہے کہ ملک کی حفاظت کے لئے سپاھی ہوتے تھے' جو دھات کی بئی ہوئی مضبوط توپیاں پہنتے تھے' ابتک کوئی ایسی چیز نہیں ملی جسکی بنیاد پر سیاسی و تمدنی نظام کے بارے میں کچھہ لکھا جا سکے' جسکی بنیاد پر سیاسی و تمدنی نظام کے بارے میں کچھہ لکھا جا سکے'

ھے تیا اور مہنجودا رو کی تہدنیب میسوپوتامیہ کے سومیرین تہذیب سے بہت ملتی جلتی ھے لیکن اسکا کوئی سومیریں تہذیب ثبوت نہیں ھے کہ ایک نے دوسرے کی نقل کی '

گمان هوتا هے که بیچے میں ریگستان نه هونے سے هندوستان اور مغربی ایشیا میں باهم بہت آمد و رفت تھی اور اسلئے بہت سی باتوں میں یکرنگی هو گئی تھی ' هندوستان سے لیکر میڈیترینین سی تک شاید ایک هی عظیمانشاں تہذیب تھی جسکی مختلف ملکوں میں مختلف شکلیں تھیں ' لیکن وہ بہت سی باتوں میں ملتی جلتی تھیں '

بہر صورت کچھ ہو یہ بات ہمیشہ یاں رکھئی چاہئے کے پرانے زمانے میں ملدوستان مغربی ماکرں سے بالکل الگ نہ تھا بلکہ غیر ممالک سے بہت تعلق رکھتا تھا ، دوسری یہ بات بھی خیال رکھنی چاہئے کہ ہلدوستان کی قدیم تہذیب آریوں کی تھذیب سے بھی پرانی تھی اور جہاں تک ممکن تھا اس نے آریہ تہذیب پر بہت اثر ڈالا ، موہنجودارو میں پوجے کے بہت سے لنگ ملے ھیں ، ویدک ادبیات میں ششن دیوتاؤں کی برائی کیگئی ھے ، اس سے ثابت ہوتا تھا کہ آریوں میں پہلے لنگ کی پوجا نہیں ہوتی تھی ، لیکن ویدک زمانے کے بعد انہوں نے غیر آریوں سے پوجا نہیں ہوجا اختیار کی ، ہویا اور موہنجدارو کے متعلق ابھی تک شیو لنگ کی پوجا اختیار کی ، ہویا اور موہنجدارو کے متعلق ابھی تک شیو لنگ کی پوجا اختیار کی ، ہویا اور موہنجدارو کے متعلق ابھی تک شیو لنگ کی پوجا اختیار کی ، ہویا اور موہنجدارو کے متعلق ابھی تک شیو لنگ کی پوجا اختیار کی ، ہویا میں در آریوں کے غیر آریوں سے اور بہت سی باتوں کے لینے کے بھی ثبوت ملیں ۔

## فاوسوا باب

# رگاوید کا زمانه

(9-1 Jih)

هتریا اور مہنجودرو کے کہندرات سے جس تہذیب کا پتھ چلنا ہے اس سے قبل کی تاریخ کا ابھی تک پتھ نہیں چلا ھے -رگ وید اور سب تہذیبوں کی طرح اس میں تبدیلیاں ھوئی ھوں کی 'شاید کچھ ترقی ھوئی ھوگی ' دوسری تہذیبوں سے تعلق کے باعث بہت کھے باھمی اور پرا ھوگا 'لیکن ابھی تک اس کے تاریشی آثار نہیں ملے ھیں۔ ھترپا اور مہدجودرو کے کہدترات کے بعد تاریخ رگ وید سے شروع ھوتی ھے۔ رک وید دس مذتالوں میں منقسم ھے 'جن میں کل ملاکر ایک هزار اتهائیس منتر هیں - یہ منتر مضناف رشیوں نے مضناف اوقات اور منعتلف مقامات پر بدائے تھے ' لیکن ان میں صحیعے ترتیب قائم کرنا نامسکن ھے۔ کئی عالموں نے ملتروں کی زبان ' ان کے طرز' خیال اور مصنفین کو پیس نظر رکہکر اس کے زمانے کی تحقیق کی کوشس کی ' لیکس کافی مواد نه هونے کے باعث اس میں کامیابی نه هوسکی - یقیدی طور پر تو صرف اتنا ھی کہا جاسکتا ھے کہ دسویں مندل کے منتر اور منتروں کے بعد طیار کئے گئے تھے ۔ اس لئے سب سے قدیم تہذیب کا بیان پہلے ھی

ہمنڈلوں کی بنیاد پر کھا جائے کا - دسویں منڈل کا استعمال بعد کی تہذیب کے لئے ھوسکتا ھے - پہلے ۹ منڈلوں کے بارے میں خیال ھے کہ سب سے پہلے دو سے سات تک منڈل بنائے گئے تھے جو گرت سمد ، وشوا منز ، کامدیو اتری ، بہرد دواج اور وسشتھ ، رشیوں کے نام سے ھیں - ان کے بعد شاید وہ منٹر طیار کئے گئے جن کا نمبر پہلے منڈل میں ۵۱ سے ۱۹۱ تک ھے - اس کے بعد پہلے منڈل کے دوسرے منٹر یعنی شروع کے پچاس منٹر اور آٹھویں منڈل کے منٹر بنائے گئے - اس کے بعد سوم دیوتا سے تعلق رکھنے والے منٹر شاید کے منٹر بنائے گئے - اس کے بعد سوم دیوتا سے تعلق رکھنے والے منٹر شاید کے منٹر بنائے گئے - اس کے بعد سوم دیوتا سے تعلق رکھنے والے منٹر شاید کی منٹروں سے نکال کر اکٹھا کئے گئے اور یہ منٹروں کا مجموعہ نویں منڈل کی صورت میں ظاھر ھوا [1] -

رگ وید کا زمانه

ان کی تاریخ کا فیصله کیا جاسکے ' اهل علم نے بہت

رک وید کا زمانه

کوئی ایسا نتیجه نہیں نکل سکا جس پر سب لوگ متفق الراے هوں - تقریباً
ساته ستر برس هوئے مشہر و معروف جرمی عالم میکس مولر نے ویدک
ارر کوکک سنسکرت کے فرق کا مقابله گریک زبانوں کے فرق سے کرکے یہ
خیال کیا تھا کہ رگ وید عیسوی سنہ کے حجه ا ۱۳ سو سال پہلے بنایا
گیا هوگا ' لیکن یہ صرف خیال ہے ' تمام زبانوں میں ایک هی ترتیب سے تبدیلیاں نہیں هوتیں - اس زمانے کے دو برے ویدک عالم میکدانل اور کیته نبدیلیاں نہیں هوتیں - اس زمانے کے دو برے ویدک عالم میکدانل اور کیته نے میکس مولر کی یہ رائے تسلیم کرلی ہے لیکن کچھ اور عالموں کی والے تبدیلیاں نہیں ہوتیں - اس زمانے کے دو برے ویدک عالم میکدانل اور کیته فی میکس مولر کی یہ رائے تسلیم کرلی ہے لیکن کچھ اور عالموں کی والے تبدیلیاں نہیں مود کے زمانے کو اور بہت پیچھے لھجانا چاھئے ' جوتش کی تحقیماتوں کی بنیاد پر جرمی اهل علم جے کوبی نے رگ وید کا زمانه

<sup>[</sup>ا] - دیکھئے آرنلت ' ریدک میتر ' رک وید سنگہتا کا مقدمۂ ٹوشتا میکس مولر ا میکدائل ' هستری آن سنسکرت لڈریٹی ' صفحہ ۲۸ - ۲۰۰۰ -

رگ وید کی تہذیب تو منتروں کے زمانۂ تصنیف سے بھی قدیم ھے '

ولا بہت اونچے درجے کی تہذیب ھے ' اس کے ارتقا

آریع

آریع

بھی بہت ترقی کرچکی ھے اور بہت پیچیدہ ھوچکی ھے ' اس کی ترقی
میں بھی سیکروں برس لگے ھوں گے۔ یہ ساری تہذیب جس قوم میں میں بھی سیکروں برس لگے ھوں گے۔ یہ ساری تہذیب جس قوم میں

شروع هوئی اور اتنی برهی اسے رک وید نے خود آریہ بتلایا هے ' رک وید

<sup>[1] -</sup>رگ وید کے زمانۂ تصنیف کے لئے دیکھئے: -میکس مولر 'رگ وید سنگہتا کے دیباہے ' میکتا ڈات ' هستری آف سنسکرت لتربچر' صفحه ۲۸ -۲۰ ' کیتھه ' کیمبرج هستری آف اندیا ۳ ' صفحه ۱۱۳ - ۱۰ جیکوبی ' اندین اثنی کویری ۲۳ ' صفحه ۱۵۲ وغیره ' تیبو' اندین اثنی کویری ۲۳ ' صفحه ۱۹۱ و ۱۵۸ بال گنگا دهر تلک ' اورین - وثنرنز - کلکته یوئیورستی ریدر شپ لکچرس صفحه ۱ وغیره -

ھی میں اس بات کے کئی ثبوت ملتے ھیں کہ یہ آریہ اوگ کہیں باھر سے مددوستان میں آئے تھے 'رکوید میں دریائے جمدا تک ملنے والے قدرتی مناظر ، حیوانات اور نباتات کا حواله ملتا هے ، آگے کی ادبیات میں مشرقی حصه ملک کی مختلف باتیں بھی ملتی ھیں ' اس سے ظاھر ھوتا ہے کہ آریہ مغرب سے آکر پہلے پدنجاب میں آباد موئے اور پہر آگے کیطرف بڑھے ' سارے وک وید میں فیر آریوں کے ساتھ لہ اڈائی کی کشمکش موجود ھے ' اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہر سے آنے والے آریوں کو قدیم باشندوں سے بہت لونا پیوا ' اس میں تو کوئی شک نہیں معلوم هوتا که آریه لوگ کسی زمائے میں مغربی دروں میں سے ھوکر ھندوستان میں داخل ھوئے تھے ' لیکن ید پند لگانا بہت مشکل ہے کہ یہ پہلے کہاں رہتے تھے اور دوسری قوموں سے ان کے کیا تعلقات تھے - سنسکرت ' پشتو ' فارسی وغیرہ ایشائی زبانوں میں اور گریک ' لیتن ' جرمن ' انگریزی ' فرنچ اور روسی وغیرہ زبانوں میں بہت سی یکسانیت ہے ' پتا ' ماتا ' بھائی وغیرہ وغیرہ کے ظاہر كرنے والے بہت سے الفاظ اور بہت سے افعال صاف طور سے ایک ھی صادہ سے مشتق ھیں ' اس لئے انیسویں صدی میں اھل علم کو خیال ھوا تها که یه سب زبانیس ایک هی قدیم زبان کی مختلف صورتیس هیں -اور ان سب زبانوں کے بولنے والوں کے آبا و اجداد اس قدیم زبان کے بولنے والے ایک ھی جماعت کے افراد تھے۔ یہ قدیم آریہ جماعت تھی اور یہ لوگ بہت قدیم زمانے میں ایک هی مقام پر رهتے تھے یہاں تک تو اهل علم متفق تھے۔ اس خیال کو میکس مولر وغیرہ نے اپنی تصانیف اور المچروں کے ذریعہ ایسا پھیلایا کہ اس کی حیثیت مسلمات میں سے ھوگئی ۔ ھندوستان ' افغانستان ' فارس اور یبورپ کے زیادہ تر باشند ہے ایک ھی آریہ جماعت کی اولاد مان لئے گئے ' قدیم مقام کے بارے میں علماء کے مختلف

خیالات تھے - بہترں کی راے تھی کہ یہ مقام وسط ایشیا تھا جو اس قديم زمانے ميں سر سبز و زرخيز خطه تها ، ليكن آهسته آهسته ولا خشک هونے لگا اُس وقت آریم لوگ اُسے چھوڑ کر مغرب ' جنوب ' اور چھر یورپ کے ممالک میں جا بسے ' لیکن کچھ عالموں کی رائے تھی که قدیم مقام ، مشرقی روس میں تھا۔ کھھ اور دایوں کے مطابق یہ مقام فن لیند میں تھا ' جہاں اب بھی سنسکرت سے بہت ملتی جلتی ایک زہاں بولی جاتی ہے ' یا یہ پرانا گھر وسط یورپ میں ' موجودہ بوھیسیہ (چیکو سلو واکیا) میں تھا 'جہاں کے درخمت اور جانور وغیرہ ایسے معلوم ھوتے ھیں جیسے پرانی رچاؤں میں مذکور ھیں۔بال گنگا دھر تلک کی رائے تھی کہ یہ مقام کہیں قطب شمالی کے قریب تھا ' یہ بحث ابھی طے نہیں ھوئی تھی کہ دوسرے اطراف سے تمام آریہ تصورات پر مخالفت شروع هوگئی، قومیت کے مسائل پر غور کرنے والے کھچھ عالموں نے اس بات پر زور دیا کہ زبان کی یکسانیت سے قوم کی یکسانیت نہیں قابت ھوتی ' لیکن پرانی ھدیوں اور کھوپریوں کی ناپ سے ظاھر ھوتا ھے کہ آریہ زبان بولنے والوں کے آبا و اجداد ایک قوم سے نہیں هوسکتے ' وہ منحتلف قوموں پر مشتمل ھوں گے - زبان ' مذھب اور تہذیب کی یکسانیت سے صرف اتفاهی ثابت هوسکتا هے که یه لوگ کسی زمانے میں ایک ترقی کرنے والی جماعت کے زیر اثر تھے یا ایک دوسرے کی فقل کرتے تھے۔ اس لئے اب پرانے آریہ تصورات نہیں تسایم کئے جاتے ' یا یوں کہئے کہ اس ترمیم شدہ صورت میں مانے جاتے ھیں - موجودہ اعتقادات سے هندرستان کی تاریخ کے بارے میں ایک نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ شمالی ھندوستان میں بھی جو لوگ باھر سے آئے وہ آریوں کی اولاد نہیں مانے جا سکتے - بہت سے آریہ هندوستان آئے تھے لیکن وہ اتنے نه تھے

کہ پرانے باشلدوں کو نیست و نابود کر دیں ' ان کی مضبوط تہذیب نے کھچھ صدیوں میں سارے ملک پر قبضہ جما لیا لیکن سارے ملک کو آباد کرنا ان کے لئے ناممکن تھا۔

یہ تو صاف ظاهر هے که آریه لوگ هددوستان میں شمال مغرب کے دروں سے آئے تھے لیکن ھزمل وغیرہ کھی عالموں پنجاب میں آریع نے یہ ثابت کرنے کی کوشص کی ھے کہ کھچھ آریہ کشمیر کے راستوں سے آئے اور همالیه کے دامن میں چلتے هوئے گنگا جمنا کے میدانوں میں آ بسے ' اس خیال کی تائید لسانیات کے مشہور و معروف عالم ' هو گریرسن نے مختلف ملکوں کی مروجہ زبانوں کے مقابلے! کی بنیاد پر کی ھے ' لیکن ابھی تک اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی ناقابل قطع ثبوت نہیں ملا ھے ' جب تک یہ راہے اور مضبوط نه ھوجائے اس وقت تک همیں اسی خیال کے مطابق تاریخ لکھنا پڑے گی یعنی يه كه آريه لوگ شمال مغرب سے آئے تھے ' گمان غالب يه هے كه سب آريه ایک ساتھ نه آئے هوں گے ' جیسا که عموماً انسانی گروه کا خاصه هے ' وه چھوتی بھی تعداد کے جہندوں میں آئے ھوں گے ، رگ وید کے زمانے میں وہ سارے پنجاب میں تو پھیل ھی گئے تھے لیکنی گنگا اور جمنا کے کناروں میں بھی پہونچ گئے تھے ' منتروں میں پانچوں ندیوں کا بار بار حواله دیا گیا ہے - تبستا یعنی جھیلم ' اسکنی یعنی چناب ' پروشنی یعنی راوی ' بپاش یعنی بیاس اور شنودری یعنی ستلج - جمنا کا ذکر تین بار اور گلگا کا ایک بار ملتا ہے ' گلگا کے پورب کی ندیوں کا اشارہ رک وید میں کہیں نہیں ھے ' اناجوں میں چاول کا ذکر نہیں ھے ' کیونکہ وہ پورب کی طرف پیدا ہوتا ہے۔ جانوروں میں چینے کا اشارہ نہیں ھے کیونکہ وہ بھی پورب کی طرف ھوتا ھے ۔ ان باتوں سے رگ وید کے آریوں کے رہذے اور چلنے پھرنے کے جغرافیائی حدود اچھی طرح طاهر موتے ھیں -

بدقسمتی سے رچاؤں میں ایسا تاریخی مواد نہیں ھے کہ اُس زمانے کی زندگی کی پوری تصویر کھینچی جاسکے ' تاهم کچھ موتی موتی باتوں اگا پتم لگ سکتا ہے۔ آريوں کي عام زندگي زندگی بسر کرنے کے دو طریقے تھے ۔ ایک تو مویشی کا پالنا دوسرے کھینٹی' بھیر بکری بہت تھیں جو کھانے کے کام آتی تھیں - اسباب لادنے کے لئے گدھے بھی پائے جاتے تھے۔ سفر کے لئے ' دور دھوپ اور لترائی کے لئے گھوڑے بھی بہت تھے - بڑے آدمیوں کے پاس سواری کے لئے رتھ ھوتے تھے جنہیں گھوڑے کھینچتے تھے - رکھوالی اور شکار کے لئے کنے پالے جاتے تھے ' شکار کے فریعہ تفریح و ورزش کے علاوہ خورش کا سامان بھی ملا کرتا تھا ' سب سے مفید جانور گاہے اور بیل تھے ' گاہے سے دودہ اور دودہ سے گھی اور مکھن وفیرہ بھی بنتا تھا۔ جن کا استعمال خوراک میں کثرت سے کیا جاتا تھا' بیل هل چلاتے تھے ارد گاڑی بھی کھیدچنے تھے' یہ کبھی کبھی کھانے کے بھی کام میں آتے تھے ' کھیتی کے ذریعہ بہت سے اناج ' ترکاری اور پھل پیدا کئے جاتے تھے۔ آبپاشی کے لئے تالاب اور کلیا (یعنی ایک طرح کی نہریں) تھیں - مگر کبھی کبھی ایسی خشک سالی ہوتی تھی کہ غریب آدمیوں کے جیئے کے لالے یہ جاتے [۱] رہنے کے لئے جو مکانات تھے آن کی تعمیر میں لکتی کا

استعمال بہت کیا جاتا تھا۔ مکانوں میں جو احاطے ہوتے تھے ' وہ بھی لکتی کے بلتے تھے ' مکانوں میں بہت سے کمرے ہوتے تھے اور آنگی بھی ہوتے تھے اور آنگی بھی ہوتے تھے [۱] زیور پہنے کا رواج ' بہت تھا۔ امیر آدمی سونے اور جواہر کے طرح طرح کے ریور پہنتے تھے ' [۲] آریوں کا یہم گروہ قریب ھی کے نہیں بلکم درر دور کے ملکوں سے بھی تجارت کرتے تھے [۳]۔

عام زندگی کی اور بہت سی باتوں کا ذکر آگے کیا جائیگا ، یہاں مرہ صرف یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ عام زندگی کی مرہ بتانے کی ضرورت ہے کہ عام زندگی کی بعد کی تاریخ میں بھی ایک ھی طرح قائم رھیں - آریہ لوگ اس زما نے میں مختلف جنوں (گروھوں) میں تقسیم تھے ، ھر ایک جن ایک مستقل سیاسی گروہ معلوم ھوتا ہے ، پانچ جن خصوصیت کے ساتھہ طاقتور اور اھم تھے ، پورد ، تروشش ، یدو ، آنو اور وروھو - ان کا تذکرہ بہت سی رچاؤں میں آیا پورد ، تروشش ، یدو ، آنو اور وروھو - ان کا تذکرہ بہت سی رچاؤں میں آیا ہے ان کے علاوہ بھرت گذدھار ، اوشینریس وغیرہ بھی تھے -

مختلف مقاموں میں رہنے کے باوجرد 'آریہ لوگوں کی مذہبی' جماعتی اور سیاسی مجلس اور اُن کے رسم و رواج ایک طرح جماعت کے تھے ۔ رگ وید کے زمانے تک ورن کے امتیازات قائم نہیں ہوئے تھے ۔ کہانے پینے اور شادی بیاہ کے معاملے میں پچھلے زمانے نہیں ہوئے تھے ۔ کہانے پینے اور شادی بیاہ کے معاملے میں پچھلے زمانے

کیطرح روگ توک نہیں ہوئی تھی لیکن کئی وجوہ سے لوگوں میں مختلف جماعت اور درجے قائم ہورہے تھے ' اور مستقبل کے جماعتی نظام کا تخم بارآور ہو وہ اتھا اس عظیم انقلاب کے اسباب سیاسی ' قومی ' اقتصادی اور مذہبی مو رہا تھا اس عظیم انقلاب کے اسباب سیاسی ' قومی ' اقتصادی اور مذہبی تھے ۔ ان اسباب پر اور اس ساسلۂ تغیر پر رچائیں کچھی روشنی دالتی میں ۔ آریۂ نظام پر سب سے زیادہ اثر آریہ اور غیر آریہ کے جنگ اور باھسی تعلقات کا پرا ۔

رک وید (جو آریوں کی کتاب ھے) غیر آریوں کی برائی سے بھرا ھوا اُ ھے ' اگر اتفاق سے غیر آریوں کی کوئی تصنیف ھمارے غیر آریہ غیر آریہ پاس ھوتی توشاید آریوں کے بارے میں بھی ویسی ھی

بري باتين لکهي هوئي ملتين - کچهه هي هو آريوں کي ان فضول باتوں سے هم یہ نتیج نہیں نکال سکتے کہ هندوستان کے پرانے غیر آریہ باشندے جنگلی تھے ' سچے تو یہم ھے کہ خود رچاؤں میں ایدھر اودھر ایسے اشارے ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ غیر آریوں کی تہذیب اونچے درجہ کی تھی -غیر آریوں کے گروہ تھے ' مثلاً داس ' کرات ' کیکٹھ شنیوں - دسیو بھی شاید أسي گرود كا دوسرا نام هے جو اكثر داس كہلاتا تها ، ليكن يهم بھي سكن هے کہ اُن کا ایک علمحدہ گروہ رہا ہو ' داسوں کے ساتھہ ساتھہ پفتریوں کا تذکرہ بھی کئی بار آیا ہے 'شاید ان دونوں جماعتوں کا قریبی تعلق رہا ہو۔ رگ وید میں تو نہیں لیکن اُس کے بعد کے ادب میں چاندالوں کا فکر بھی بار بار آیا ہے۔ شاید آریوں کو یہم فیر آریم لوگ ' گلگا کے کہیں چورب میں رگ وید کے زمانے کے بعد ملے 'شودر کا لفظ سب سے پہلے رگ وید کے دسویں مذکل کے پرش سوکت میں آیا ہے ' در اصل یہم بھی سنسکرت کا لفظ نہیں معلوم ہوتا 'شاید یہ ایک ایسے بڑے غیر آریه گروہ کا نام

تها که آگے چلکو یہم ایک دوسرے ورن کا مفہوم [۱] بس کیا ، ان مختلف فهر آریه جماعتوں کی تهذیب شاید کچهه الگ الگ رهی هو لیکن مواد کی کمی کے باعث اسکی پوری تصویعے نہیں کی جا سکتی - مگر صوماً انکے رہنے سہنے کے بارے میں کھپھٹ رچاؤں سے پتتہ لگ سکتا ہے - رہنے کے لئے وہ مکان بداتے تھے جنکو کبھی کبھی کبھی موقع پاکر آریوں نے جلا دیا [۲] کم سے کم داسوں اور دسیرں کے اپنے اپنے شہر تھے جنک و نیست و نابود کرنے کی استدعا آریوں نے بار بار اس سے کی ھے [۳] حفاظت ارر جنگ کے لئے اُن کے پاس فوجیں بھی تھیں اور قلعے بھی ' قلعرں میں وہ اینا اینا خزانہ رکھتے تھے [ا] بہت سے فیر آریہ یا کم سے کم اُن کے سردار برے اویر تھے 'یہم اُن منتروں سے ظاہر ہوتا ہے جن میں آریوں نے اندر سے درخواست کی ہے که غیر آریوں کو مار کر ان کا جسع کھا ہوا مال همیں دیدو [٥] غیر آریوں کی اپنی زبانیں تھیں جو غیر آریوں کو عجیب سی معلوم ہوتی تھیں [۲] آریوں نے ان کو " انیم برت " وغیرہ کہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دهرم ' ديوتا ' اور قوانين الگ الگ تھے [٧] -

<sup>--4-0-</sup>V us, J,-[r]

<sup>--</sup> v - v - v - v - v - v - v - v - [r]

<sup>-- 1+ · 4 -- 1- 1- 1- 1- 1- 1- 1- 1- 1- 1- [0]</sup> 

<sup>-- - - - -</sup> V u, J, -[4]

<sup>-4-</sup>V-1-9-14-7-11-V+-100,00,00-[V]

ان رچاؤں سے صاف ظاہر ہے کہ زبان ' رسم و رواج آور مذھبی معاملات آردوں آور فیر آردوں اور فیر آردوں میں برا فرق تھا ' میں اغتلان اس کے علاوہ ان کے جسموں کی ساخت اور رنگ میں بھی اختلاف معلوم ہوتا ہے ' کہیں کہیں اُنہیں '' اناس '' یعلی بغیر ناک والا کہا گیا ہے ' جس سے ظاہر ہے کہ کم سے کم کنچھ فیر آریت جماعت کے لوگوں کی ناک سے چھوتی جماعت والوں کی ناک آریہ جماعت کے لوگوں کی ناک سے چھوتی ہوتی تھی ' اس سے زیادہ نمایاں فرق رنگ کا تھا ' آریوں کے مقابلے میں غیر آریوں کا رنگ بہت کالا تھا ' سنسکرت میں رنگ کو ورن کہتے میں ' ورن کی وجہ سے '' ورن ووستما '' کا نام پر آ اور اس کا آغاز ہوا [1] آج ھیں ' ورن کی وجہ سے '' ورن ووستما '' کا نام پر آ اور اس کا آغاز ہوا [1] آج

سے کھی نفرت تھی -

اس زمانے میں غیر آریوں کو اپنی زمین اور درلت ' اپنی تہذیب آریوں اور غیر آریوں اور اپنے قیام هستی کے لئے آریوں سے گھمسان لوائیاں کے تعلقات لونا پویں ' اُس خوفناک لوائی کا زور شور آج بھی رگ وید کے هر ایک مندل سے نمایاں هے ' حمله کرنے والوں کا مقابله غیر آریوں نے قدم قدم پر بوی بہادری سے کیا ' رگ وید کے پوهنے سے کیهی کبھی کبھی ایسا معلوم هوتا هے که آریوں کے دانت کھتے هو رهے هیں اور والی کبھی کبھی ایسا معلوم هوتا هے که آریوں کے دانت کھتے هو رهے هیں اور والی دیوتاؤں کی پناہ لے رہے هیں ' لیکن آخر میں غیر آریوں نے شکست اپنی ' شاید فوجی نظام ' حربی قوتوں اور عقل و همت میں والی آریوں سے گھت کر تھے' شاید اُن سب نے مل کر دشمن کا مقابله نہیں کیا ' ان کے کل گھت کر تھے' شاید اُن سب نے مل کر دشمن کا مقابله نہیں کیا ' ان کے کل

<sup>[1]</sup> \_رگ رید ۲ \_ ۲ \_ ۲ \_ ۷ میں اندر کالے داسوں کی فوجوں کو نیست و فاہود کرتا ھے - رگ رید 9 \_ ۱۱ \_ ۱ میں کالے چھڑے کو دور بھگانے کی بات ھے -

گروھوں کو ایک ایک کرکے آریوں نے ھوا دیا 'شاید آریہ تہذیب فیر آریہ تہذیب سے اس قدر بوھی ھوٹی تھی که اُس کی فتنے لازمی تھی۔ کیمی کیمی آریوں اور فیر آریوں میں اتصاد بھی هوجاتا تھا۔ رگ وید میں بل بوتھم نامی ایک شخص ہے جو داس معلوم ہوتا ہے ' لیکن اس کی فیاضی اور آزاد خیالی کی تعریف میں رشی نے نغمہ سرائی کی ھے ، کبھی کبھی آریم لوگ خود آپس میں لوتے تھے ' داش راگیہ کی لؤائی میں منختلف راجاؤں نے مل کر سوداس پر حملہ کیا 'لیکن سوداس نے ان کے چھکے چھوڑا دیے ' اس سخت باہدی جلگ میں ' آریوں نے غیر آریوں سے بھی کچھ مدد لی ' لیکن یہ صلبے دائسی نہیں ھو سکتی تھی ' آخر میں آریوں نے کل غیر آریوں کا اقتدار چھیں لیا 'شکست پر کھی غیر آریه مار دالے گئے ' کھھ، بھاگ کر وسط هند کی پہاریوں اور گھاتیوں میں جابسے جہاں ان کی نسل کے لوگ آج تک پائے جاتے ھیں - بقیہ غیر آریوں نے آریوں کی حکومت تسلیم کولی ' بہت سے فلم بنا لئے گئے ' داس گروہ كے اتلے فير آرية ' فلام بدائے كئے كه داس لفظ كا مطاب هي فلام هوگيا اور اب تک هے - [ا] لیکن شاید غیر آریس کی تعداد اتذی تھی کہ سب فلام نہیں بدائے جاسکتے تھے ' بہت سے فلام ھوکر کھیتی باری ' نوکری یا نیمے درجے کے کام کرنے لگے شکست کے بعد آریوں اور غیر آریوں کی لوائی کا کوئی سوال نه تها ' دونوں طبقے اس و صلح کے ساتھ رھائے لگے ' لیکن غیر آریوں کا درجہ بہت نیچا تھا ' ایک تو وہ عام تہذیب میں آریوں سے گھت كر تھے ' دوسرے أن كا رنگ كالا تھا ' تيسرے شكست كے كلنگ كا تيكا ان كے

وفيرة ميں لفظ " داس " كے معنى " فلام " هيں - فلام كے لفظ كے لئے انگريزي ميں سلبو (Slave) هے " وق بھي سلاو قوم كے ثام سے تكلتا هے - جس كے بہت سے اشتفاص (ومنوں سے شكست پائو فلام بغائے گئے تھے -

ماتھے پر تھا' چوتھے زمین و دولت چھن جانے سے وہ غریب هوگئے تھے اس حالت میں جہاں کہیں ایسے دو طبقے ساتھ, ساتھ, رھگے ھیں وھائی کھے، سوالات پیدا هو هی جاتے هیں ' دو تهذیبوں کا تعلق هوا نہیں که ایک کا اثر دوسرے پر پرنے لگا - قدرتاً یہ اثر محکوم پر زیادہ پرا کرتا ھے ' لیکن حکمرانوں کا طبقہ بھی اُس سے بالکل بری نہیں ھو سکتا -غیر آریوں نے آریوں کے دھرم ' دیوی ' دیوتا ' زبان اور رسم و رواج بہت کھچھ اپنا لئے لیکن آریوں نے غیر آریوں کی کھھ باتیں دانسته یا نادانسته ضرور هی اختیار کرلی هونگی ایسے موقع پر حکسرانوں کو فکر دامنگیر ہوتی ہے کہ کہدی ہماری تہذیب نیست و نابود نه هو جائے اُس وقت وہ اپنے سے نیدھے محکوم طبقے کو اپنے سے دور رکھنے کی خواهش کرتے ھیں ' اس عام اثر سے کہیں زیادہ خطر ناک مسائل ایک طبقے کے دوسرے سے ملنے پر پیدا ہوتے ھیں - جہاں دو طبقوں کے صرف اور عورت پاس پاس رھتے ھیں وھاں شادی بیالا کے یا ناجائز تعلقات ھو ھی جاتے ھیں لیکن یہ خلط ملط حکسران طبقے کے اکثر لوگوں کو بہت برا معلوم هوتا هے ' اگر محکوم طبقے کا آدمی ' غریب اور کالا هو تو بہت افسرس هوتا هے اور اندیشہ هوتا هے که هماري تهذیب ' هماري نسل 'همارے فعن کی طاقت ' سیرت کی خصوصی قوت بلکه هماری اصلی زندگی ان کے خلط ملط سے متی میں نه مل جائے - آج تک کالے اور گوروں کے متعلق یہی حالت جنوبی افریقہ اور ممالک متحدہ امریکہ کے جنوبی ریاستوں میں موجود ھے - وھان اگر کوئی لترکی کالے آدمی سے بیاہ کرے یا دوستی بھی کرے تو گوری قوم کے لوگ مشتعل ھوکر دونوں کا کام تسام كردين - كسى كالے آدمى پر اگر گورى عورت پر نظر دالنے كا جهودا يا سچا جرم لگایا جائے تو امریکہ میں اُسے زندہ جلا دینتے ھیں یا اور کسی طرح

بھرحسی کے ساتھ مار قالا جاتا ہے ' کوئی گورا آدمی کالی عورت سے شادی نہیں کرنے پاتا - اگرچہ جلوبی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں گورے آدمی کالی عورتوں سے اکثر ناجائز تعلقات رکھتے ھیں - دونوں ملکوں میں کالے آدمی سیاسی زندگی سے دور رکھے جاتے ھیں ' تعلیم ' دولت اور شان و شوکت کے موقعے اُنہیں بہت کم دئے جاتے ھیں ' کہنے کا یہ مطلب نہیں ھے کہ قدیم ھلدوستان میں ٹھیک یہی حالت تھی - تہذیب و قومیت کے یہ مسائل ان حالات کے ماتحت ہو جگه مختلف صورتوں میں نمایاں ھوتے رھتے ھیں ' لیکن اس بات پر زور دینا ضروري ھے کہ غیر آریوں کی شکست کے بعد ان کے اور آریوں کے پاس پاس رھنے سے ' تہذیب اور زندگی کی باهمی مضالطت سے عجیبعجیب سوالات پیدا هوگئے - اپنی تهذیب اپنی قومیت اور ایپ خون کے تحفظ کے خیال سے ' ایپ اقتدار کے پندار سے اور غیر آریوں سے نفرت کے باعث آریوں نے غیر آریوں سے تعلقات کو روکنے کی خواهش کی ' رگ وید میں تو باهمی شادی بیاہ کے بارے میں کوئی قاعدہ نہیں ملتا 'لیکن آگے چل کر فھرم سوتروں میں یہ قاعدہ ملتا ھے کہ کوئی برھمن اپنی لؤکی شودر کے ساتھ نه بیاھے ' لیکن کھھ حالتوں میں برھمن شودر کی لترکی سے بیاہ کر سکتا ھے - مسکن ھے کہ رگ وید کے زمانے میں ایسا کوئی قانون نه رها هو لیکن باهمی تعلقات کو روکنے کے لئے کچھ نه کچھ کوشش ضرور هی هوئی هوئی ، يہاں دو طاقتوں كا مقابله تھا ' ایک تو وہ عام انسانی طاقت جو تعلقات کے لئے محبور کر رھی تھی' دوسری طرف آریوں کی خود داری یا یہ کہئے کہ غرور کے باعث ترک تعلقات کی طاقت کار فرما تھی جو آریہ جماعت کو بالکل پاک و صاف رکھنے کی خواهش کر رهی تھی ' پہلی طاقت نے بہت کھھ باهمی تعلقات پیدا کرا هی دئے ' اور آریوں اور غیر آریوں کا خون کچھ مل هی گیا ' لیکن آخیر میں اس طاقت کا زور کم ھی کر دیا گیا - غیر آریوں سے شادی بیاہ کرنے کے کچھ سخت قاعدے بنائے گئے ' اور باھمی تعلقات کی بندش کر دی گئی ' اس طرح ذات پات کی رسم شروع ھوئی - ابتدا میں اگر سے پوچھئے تو دو ھی طبقے تھے ' گورے اور کالے - یعنی ایک وہ جماعت جو بہت کچھ جماعت جو بہت کچھ فیر آریہ تھی - آئے چل کر پہلا طبقہ برھمن کہلایا اور دوسرا شودر ' یہ فیر آریہ تھی - آئے چل کر پہلا طبقہ برھمن کہلایا اور دوسرا شودر ' یہ نام رگ وید کے پہلے نو مندلوں میں نہیں آئے ھیں ' شاید اُس وقت نام رگ وید کے پہلے نو مندلوں میں نہیں آئے ھیں ' شاید اُس وقت تک یہ رسم پوری طرح قائم نہیں ھو سکی تھی -

لیکن آریه اور غیر آریه کے اس بڑے تومی اختلاف کے علاوہ خود -آریوں میں بھی کچھ اختلافات پیدا ھو چلے تھے -آریہ جباعت یہ سچ ھے کہ اس وقت کل آریوں میں 'ضروری

گوتر چھور کر شادی بیاہ کے تعلقات ہو سکتے تھے - کھانے پینے کے معاملے میں تو کسی طرح کی روک توک تھی ہی نہیں 'کام کاج یعنی پیشوں کے لئے پوری آزادی تھی - مثلاً ایک رشی کہتا ہے کہ میرا باپ رید ہے 'اور میری ماں پسنہاری ہے ' میں شاعری کرتا ہوں ایکن ہو طبقے میں غیر مساوات کے باعث اور مذہبی ' فرجی یا اقتقادی ضرورتوں کے باعث جماعتیں بی جانی ہیں 'مگر جذبات و خیالات اور حالات کے اختلاف کے باعث یا مختلف پیشوں کی وجہہ سے بھی لوگ اپنی ایک علحدہ جماعت بنا لیتے ہیں ' جہاں کہیں پیشے یا ذھن کا اختلاف ہوتا ہے وہاں مختلف جماعت مختلف جماعت میں جہاں کہیں پیشے یا ذھن کا اختلاف ہوتا ہے وہاں مختلف جماعت میں خوا ہے وہاں مختلف جماعت میں خوا ہے وہاں عدرجے برہتے جیسے جیسے سوشل نظام مختلف جماعت کے وہانا بالکل قدرتی ہے - جیسے جیسے سوشل نظام پیچیدہ ہوتا جاتا ہے ویسے ھی درجے برہتے جاتے ہیں اور ان کے باہمی تعلقات بھی پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں - رگ وید کے زمانے میں سوڈل نظام اتنا پیچیدہ نہیں ہوا تھا جتنا ہزار پانچ سو برس کے بعد

هو گیا ' تاهم اتلے اختلافات ضرور هوگئے تھے که متعدد طبقے بیدا

بهلاطبقه تر مدهبی کریا کاند والوں کا تھا جو برهمی کہلائے ، رگ وید کے آریوں کو عاقبت کی اتلی پروانہیں۔ تھی جندنی کہ ان کی نسلوں کو چار پانچے سو برس کے بعد پیدا ھو گئی ' رگ وید کے پہلے نو مندلوں میں تناسخ کا کوئی اشارہ نہیں ، اعمال کے اصول یہی کہیں نہیں ھیں ' اُس زمانہ میں آریوں کی نظر زیادی تر اسی موجودی زندگی پر تھی ' یہیں وہ آندد حاصل کرنا چاھتے تھے۔ زندگی کا جوش و خررش جیسا اس دور میں تھا ریسا کسی آیندہ زمانے میں نہیں ملتا ' اس معاملے میں ویدک آریہ مابعد کے هندوں کے بعنسبت قدیم رومن اور یونانیوں سے زیادہ ماننے جلتے ھیں ' تاھم آریم لوگ بہت سے دیوتاؤں پر اعتقاد رکھتے تھے ' آن سے اس زندگی کے آرام کی دعائیں مانگنے تھے ' ان کی پوجا کے لئے منتر بناتے اور گاتے تھے ' یگیه کرتے تھے اور بل چڑھاتے تھے۔ آپس میں سرم رس تقسیم کرتے تھے۔ رگ وید کے دیوتا زیادہ تر پرکرت (مناظر) کے دیوتا ھیں ' یعنی دوسرے قدیم ملکوں کی طرح یہاں بھی مفاظر قدرت کے موثرات اور ان کی طاقتوں کو دیوتا مان لیا گیا تھا - دیو یعنی آکاش (خلا) ایک دیوتا ہے اور اس کے مقابلے میں پرتھوی (زمین) ھے ' دیو کے ساتھ ساتھ یا یوں کہئے کے بہت کھچھ اس کی جگہ پر ورن دیوتا ھے جس کا شمار بڑے بڑے دیوتاؤں میں ھے - بہت سے منتروں میں اس کی تعریف کی گئی ھے ' ایک اور بڑا دیوتا ھے اندر ' جو مینه اور طوفان کا دیوتا هے 'جو پانی برساتا هے 'جو لوائی میں آریوں کی مدد کرتا ہے اور غیر آریوں کو تباہ کرتا ہے۔ سوتر ' مثر ' یوکہی اور بشن ' سورج سے تعاتی رکھنے والے دیوتا ھیں ' اور سورج خود ایک

دیوتا ہے۔ شیو اور مرت طوفان کے ' رودر ' بایو ' اور بات ہوا اور پرجذیہ پانی کے دیوتا ھیں ' اوشا ' صبح کی خوبصورت دیوي ھے ' اگن اور سوم بھی بچے دیورداؤں میں ھیں ' اُن کے علاوہ اور بھی بہت سے دیوتا ھیں ' اور ریہو ' ایسرا ' گندھر وغیرہ غیر دنیاوی هستیاں هیں - یہ کہنے کی ضرورت نہیں ھے کہ آئے چل کر ان دیوتاؤں کی صورت بدل گئی ' یعنی انہیں ناموں سے دوسرے دیوتا پکارے جانے لگے ' اور باتوں کی طرح مذھبی اعتقادات بھی مائل به تغیر هوتے هیں - همیشه ایک طرح نہیں رهتے ' پرانے نام رہ بھی جائیں تو ان کا مفہوم بدل جاتا ھے - رگ وید میں آدمی اور دیوتاؤں کا جیسا تعلق ہے ویسا مابعد کے هندو لتریت میں نہیں ھے - یہاں دیوتا ' انسانی زندگی سے الگ نہیں ھے - آریوں کا اعتقاد ھے کہ دعا کرتے وقت فوراً وہ مدد کرتے ھیں " دشددوں کو تباہ کرتے ھیں " وہ آدمیوں سے محبت کرتے میں اور محبت چاهتے مدیں - هندؤں میں بھاتوں کی جماعت کا سر جشمہ رگ وید ھے ' یہاں کھچھ منتروں میں آدمی اور دیوتا کے مابین شدید محبت تسلیم کولی گئی ہے - دیوتاؤں کو خوش رکھنے کی بتی ضرورت ھے ' ان کی عنایت ھو تو پانی خوب برسے کا ' درلت اور اناج میں ترقی هوگی ' جانور تندرست رهیں گے ' گھر ' گاؤں شہر اور سلطدت میں خوش حالی رہے گی ' زندگی سکھ سے بسر ھوگی ' سب کا فرض تھا کہ دیوتاؤں کی بھگتی میں منتروں کا ورد رکھیں اور گھی ' اناج ' دودہ ' گوشت اور سوم کے ذریعۃ یکیۃ کرکے اُنکے لئے بل دیں -

معمولی پوجا پات تو سب کر سکتے تھے ' لیکن سماج کو کچھ،

الیسے لوگوں کی بھی ضرورت تھی جو اپنا سارا وقت
یگیع

یا کم از کم زیادہ وقت مذھبی کاموں میں صرف
کر سکیں ' نئے منتروں کی تصنیف ضروری تھی جو خاص عالموں ھی کے

فربیعہ هو سکتی تھی ' نئے پرانے منتروں کا مطلب سب کو سمجھانے کے لئے بھی ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جو اور کاموں سے بری ھوں ' آھستھ اُهسته یکوں کے قاعدے بچھنے لگے ' بہت بڑے پیدانے پر یکیه هونے لگے ' جن کے لئے بہت سے آدمیوں کو بہت زمانے تک طیاری اور مصروفیت کی ضرورت پترتي تھی ' صرف سوم يكيه ھی كے لئے كئی کئی پروهندوں کی ضرورت تھی - مثلاً ایک ھوتو چاهئے تھا ' جو منتر سنائے ' ایک ادہ وری چاهئے تھا جو کریا کانت کرے اور برائیوں کو دور کرے ' ایک اودگاتر چاھئے تھا جو سوم کے گیت گائے اور اُنکو کئی مددگاروں کی ضرورت تھی۔ رگ رید سے معلوم هوتا هے که ایسے یکوں میں اکثر سات پروهت کام کرتے تھے ' ایک رچا میں ان کاشمار اس طرح کیا گیا ہے: ۔۔ هوتر ' پوتر ' نیشت ' اگذیدہ ' پرشاشتر ، ادهوری اور برمهی - یکیه کا سارا کاند ایسا پیچیده هر رها تها كه هو شخص نه تو أسے ياد ركم سكتا تها اور نه پورا كر سكتا تها اس لئے ایک پروهت کی جماعت طیار هونے لگی جو برهمن کہلائی ' اور جو عام لوگوں کی مذھبی ضرورتوں کو پورا کرتی تھی جو لوگ اپنی صفتوں یا اپنے اعمال یا خواهشوں سے پیروهتی کے قابل تھے وہ برهمن هوگئے ' ان کے گھروں میں ان کے لڑکے عادتاً مئتر پڑھنا یا تصنیف کرنا سیکھنے تھے ' - اپنے باپوں کے ساتھ رہ کر یکین کے طریقے جان جاتے تھے ' پروھت کا پیشہ سیکھنے کی جیسی آسانی اور سہولت اُنکو تھی ویسی کسی کو نہ تھی' وہ بھی اپنے خاندان كا كام كرنے لكے اس طرح آهسته آهسته عاحمده ايك برهس جماعت طيار هوگئی ' پہلے اور لوگ بھی اس میں شامل هوتے هوں گے ' لیکن رفته رفته باھر سے آنے والوں کی تعداد کم ھوتی گئی - رگ وید کے زمانے موں برھس جماعت کے لوگ غیر برهمن سے شادی بیاہ کرسکتے تھے 'لیکن عام طور پر بہت لوگ اپنے ھی خاندان میں شادیاں کرتے تھے ' نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو ابھی تک شادی کے بارے میں پوری آزادی تھی ' لیکن انہیں محبت آبھیں سے ھوتی تھی جون سے اکثر ملاقات ھوتی تھی - اور جو زیادہ تر سامنے رھتے تھے ' یعنی جو اپنے ھی جماعت کے تھے - یورپ امریکہ اور فورسرے ملکوں میں آج کل بھی ایسا ھی ھوتا ھے ' اس لئے شادی کی آزادی ھونے پر بھی برھمنوں کا طبقہ آھستہ آھستہ ایک علیحدہ طبقہ ھوتا گیا -

رگ وید کی کچھ رچاؤں سے برهمنوں کے اعمال اور منصب کا کچھ اندازہ هوتا هے - ایک جگم کہا هے که برهمن سوم رس سے سال بھر کا یکیه کرتے تھے - دوسري جگم برهمن اور آبا و اجداد سوم پینے کے لئے ملتے هیں جس سے ظاهر هے که برهمنوں کا درجہ بہت بلند تھا - [۱] بہت سے منتروں میں پروهتوں کی یا دیرتاؤں کے پروهت اگنی کی تعریف کی گئی هے ' اور پروهتوں کو دان دینے کا تذکرہ سے ' دان میں ' زیور ' کپڑے ' رتھ ' مکان ' مویشی یعنی گئے بیل ' گھوڑے اور کیے وغیرہ دئے جانے تھے [۱] -

ایک جگهه کہا ہے کہ سرسوتی کنجوس کو تباہ کر دیتی ہے [۳] جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو برھمنوں کو دان نہیں دیتا وہ تباہ ہو جاتا ہے ' جو برھس راجاؤں کے پروھت تھے وہ قدرتاً با اثر تھے '

<sup>-- 1. 1. 1 - 1- 1 - 1 - 1 - [1]</sup> 

<sup>[</sup>۲] - رگ رید ۲ - ۷۰ - ۱۰ - [۲]

<sup>-</sup> ヤー - ハー アー アー - 1 ' 1 - - アー - ハー - アー | - リー |

لیکن ابھی بڑے بڑے پروھت بھی ضرورت پڑنے پر سب کام کرتے تھے وشوامتر اور وسشت تو میدان جنگ تک میں جاتے تھے [1]

جس طرح مذھبی ضرورتوں کی بنا پر برھمنوں کا طبقہ قائم ھوا'
اُسی طرح جنگی ضرورتوں کے باعث چھتری جماعت
چھتری
پیدا ھوڈی' یہ کہا جا چکا ھے کہ آریوں کو غیر آریوں

سے بہت دنوں تک سخت لڑائی لڑنا پڑی ' غیر آریوں کی شکست کے پہلے کبھی کبھی اپس میں بھی لڑ پڑتے تھے [۴] ' شکست کے بعد آپس کی لڑائی گویا روز کی بات ھوگئی - یوں تو لڑائی میں بہت دنوں تک سب طرح کے لوگ میدان میں آتے تھے اور دشمن کا مقابلہ کرتے تھے جیسا کہ رگ وید میں کئی جگھہ کہا گیا ھے ' میدان میں لوگ جمع ھوتے ھیں اور اپنی طاقت دکھاتے ھیں [۳] صبح کی دیوی کے بارے میں ایک ررشی کہتا ھے کہ اوشا (یعنی طلوع صبح) اس طرح آتی ھے جیسے لڑائی کے لئے عام آدمی [۷] ھتھیاروں سے اپنی جان و مال جیسے لڑائی کے لئے عام آدمی [۷] ھتھیاروں سے اپنی جان و مال میدان میں جانا قوم کے لئے مناسب نہیں ھو سکتا تھا - اگر سب مرد میدان میں جانا قوم کے لئے مناسب نہیں ھو سکتا تھا - اگر سب مرد میدان میں جانا قوم کے لئے مناسب نہیں ھو سکتا تھا - اگر سب مرد میدان میں جانا قوم کے لئے مناسب نہیں ھو سکتا تھا - اگر سب مرد

<sup>-- 11 -</sup> v -- mm - m vig Sj-[1]

مویشیوں کی پرورش اور دوسرے کام کون کرے ' گھر پر عورتوں اور بھوں کی حفاظت کیوں کر هو ' مذهبی اور دینی ' اقتصادی اور سوشل زندگی کو تھیک تھیک جاری رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کھھ لوگ تو جنگی خدمات میں اپنی زندگی صرف کریں اور باقی کبھی کبھی ضرورت پڑنے پر ان کے اردگرد جمع هو جایا کریں یعنی ایک منظم فوج هو ، أس كا سردار هو ، نائك هو ، اس كى تعليم كا اور هنهياروں كا تهيك تهيك انتظام هو ' ان کے لئے گھوڑے اور دوسرے جانور برابر طیار رهیں - اس طرح کی فوج میں وھی لوگ شامل ھوئے جو ھمت ور تھے بہادر تھے ' جسم کے اعتبار سے مضبوط تھے اور میدان جنگ سے محبت رکھنے تھے - ایسی فوج شاید کسی نے مقررہ وقت پر دانسته طور پر نه بنائی هوگی ' لوائی کے زمانے میں خود بہنود اس کی نشو و نما هو گئی ' آهسته آهسته ولا خود هی ضرورتوں کے مطابق هر ایک آریہ جماعت میں بن گئی تھی - ان سپاھیوں کے لوکے بھی اپنے خاندان کی روایات کے مطابق سپاھیوں کا کام اختیار کرتے تھے۔ ایپے خاندانی پیشے کے اختیار کرنے کا رجعان آج بھی ھر ملک میں پایا جاتا ھے - قدیم زمانے میں یہ میلان اور بھی زیادہ تھا ' کیونکہ اُن دنوں پیشے کی تعلیم زیادہ تر گھر ھی میں مل سکتی تھی - اس طرح آریہ جماعت میں ایک جنگی طبقہ طیار ہوا۔ فوجی طاقت کے باعث اسی جماعت کے ھاتھ میں سیاسی اقتدار کی بھی باگ رھی ' چھتریوں کا یہ فوجی اور سیاسی مقتدر طبقہ بہت دنوں تک تو اوروں سے شادی بیاہ کے تعلقات رکھتا رہا لیکن برھمدر کی طرح یا یوں کہئے کہ جماعت کی حیثیت سے اس کا رجحان بھی زیادہ تر آپس ھی میں تعلقات قائم کرنے کی جانب تھا ' قوت اورااقتدار کے باعث اس طبقے کی بتی دھاک بندھی هوئی تھی ' اسے قدرتی طور پر تفاخر تھا اور سارا سماج اس کا لوھا مانتا

تھا۔ رک وید میں چھتري هونے کے ملصب کا تفوق تسلیم کیا گیا ہے اور اُن لوگوں کی براٹی کی گئی ہے جو جھوت موت چھتري هونے کا دعوی کرتے هیں [1]۔

جیسے جیسے برهملوں اور چھتریوں کا طبقه طاقتور هوتا گیا وہ عام لوگوں سے زیادہ تر الگ ھوتے گئے ' باقی آریہ جماعت وش کہلانے لگی - وش کے لفظ سے پہلے ساری آریہ جماعت کا تصور کیا جاتا تھا ' اس کے اصلی معنی تو صرف بیتھا ھیں ، گھومنے پھرنے کے بعد جب آریہ لوگ زمین پر بیٹھ گئے ' یعنی زمین پر مستقل طور پر آباد ہو گئے ' اور خاص کر کھیتی باری سے زندگی بسر کرنے لکے تو ان کی بستی وش کہلانے لگی ' یہ لفظ بسنے والوں کا یعنی عام لوگوں کا مفہوم بن گیا - برھمنوں اور چھتریوں کے طبقے کے بن چکنے کے بعد ایک ایسے لفظ کی ضرورت تھی جو بقیم جماعت کے لئے استعمال کیا جا سکے ، اس کے لئے وش کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ ایک منتر میں پہلے چھتریوں کے لئے طاقت کی دعا مانگی گئی ہے اور پھروش کے لئے بھی وھی دعا مانگی گئی ہے [۲] رگ وید کے پہلے نو مندلوں میں ویش کا لفظ کہیں نہیں آیا ہے ' صرف ' وش کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ' وش بہت برا طبقه تها ' اس طبقے کے لوگ کھیتی کرتے تھے ' مویشی پالتے تھے اور طرح طرح کی دستکاری وغیرہ کے بہت سے کام کرتے تھے ' آهسته آهسته اپنے پیشوں کے مطابق بہت سے اور چھوٹے چھوٹے طبقے وس جماعت کے اندر یں گئے -

<sup>-- 18 -- 101 -</sup> V us J-[1]

<sup>-- 11 · 1</sup>V - ro - 1 si, J-[r]

پیشوں کی تفریق کے علاوہ ایک اور سبب بھی تھا جس سے طبقے کے طبقے طیار ھوئے جیسا کہ فرنچ عالم سنیارت نے بتایا ھے کہ مختلف طقے اللہ علی قدیم زمانہ سے یہ رواج تھا کہ گوتر یا

خصوصی تعلقات کے دایرے میں بیاہ نہیں کرتے تھے ' لیکن اکثر دوسرے خاص گوتروں میں شادی بیاہ کے تعلقات رکھتے تھے ' گوتر کے اندر ارر گوتر کے باهر باهدی ازدواجی تعلقات کے رسم کے باعث بھی بہت سے طبقے قائم هوگئے ' برهمنوں اور چهتریوں کے طبقے اور دوسرے چھوقے چھوقے طبقوں کے بننے میں سیکورں برس لگے هونگے - جماعتوں کی نشو و نما همیشہ آهستہ آهستہ هوتی ہے - اور وہ ایک مدت میں جاکر جو پکڑتے هیں' رگ وید کے زمانے میں جماعتوں کی تنظیم هو چکی تھی ' لیکن ما بعد کی ذات پات کی رسم ابھی دور تھی ' آریوں کے درمیان اس وقت تک باهمی شادی بیاہ کے تعلقات جاری تھے - ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں داخل ہونا اُس وقت تک ممکن تھا - پیشہ میں بھی آزادی تھی - میں داخل هونا اُس وقت تک ممکن تھا - پیشہ میں بھی آزادی تھی ۔ میں داخل ہونا اُس وقت تک ممکن تھا - پیشہ میں بھی آزادی تھی ۔ کھانے پینے میں تو مطلق کوئی روک توک تھی ھی نہیں -

هم یه کهه چکے هیں که طبقے کل جماعتوں میں بن جاتے هیں۔

روازنه

موازنه

طبح کی تفریق تھی ' پرانی ورایتوں کی بنیاد پر فارسی کا شاعر فردوسی

کہتا ہے که راجه یم نے چار طبقے تیار کئے ' [۱] لیکن اصل یه

هے که وهاں بھی یه طبقے صدیوں کی تمدنی نشو و نما کے بعد تیار هوئے '

قديم ' بابل ' اسيريا أور مصر ' رغيره ميں بھی طبقے پائے جاتے تھے -

شکست کے بعد جب غیر آریہ ' آریوں سے دب کر رھنے لگے تو انکی پرانی تفریق کچھہ تبدیل ھو گئی ھوئی ' لیکن بالکل مت نہ گئی ھوئی ۔ متجلس یا سماج کی ھیت اجتماعی کے بننے میں جتنی دیر لگتی ھے اتنی ھی متنے میں بھی لگتی ھے ' کبھی کبھی تو حالات بدل جانے پر بھی وہ متائے نہیں متتیں ' پرانے غیر آریہ طبقے کسی نه کسی شکل میں قائم رہے ھونگے ۔

آریوں اور غیر آریوں میں جو کم و بیش متفالفت ہوگئی تھی '
مظوما طبقے
مظلما طبقے
یہاں رگ وید سے کوئی مدد نہیں ملتی - اتفا ھی
قیاس کیا جا سکتا ہے کہ شاید اُن میں سے کچہ آریہ جماعت میں
ر\* گئے ہوں اور شاید کچھہ فیر آریہ جماعت میں چلے گئے ہوں - یہ
بھی ممکن ہے کہ شاید ان کے علیت کا طبقے بین گئے ہوں ' جیسا کہ آج
تک افریقہ میں اور ممالک متعدہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں
یا ایک چھوتے پیمانے پر لفکا ' ہندوستان وغیرہ اکثر ممالک میں پائے
یا ایک چھوتے پیمانے پر لفکا ' ہندوستان وغیرہ اکثر ممالک میں پائے
جاتے ہیں ۔ ان مخلوط طبقوں کا شمار خواہ آریوں میں ہوا ہو یا غیر
آریوں میں لیکن عمالً یہ طبقے علصدہ ھی تھے -

طبقوں کی یہ وسیع تفریق ذات پات میں کیونکر تبدیل ھوگئی طبقوں کی یہ آگے بتایا جائیگا ، رک ویں - کے زمانے کے بارے خلاصة بیان میں یہ وثوق کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک طرف

آریوں میں اور دوسری طرف غیر آریوں میں بہت برا فرق تھا۔ خود آریوں میں کم سے کم تین طبقے تھے 'لیکن شاید اُن کے اندر چھوتے چھوٹے چھوٹے اور طبقے بھی بن رہے تھے 'شاید فیر آریوں میں بھی کئی طبقے تھے ' اور ممکن ہے کہ مخالوط جماعت میں بھی علیصدہ علیصدہ طبقے رہے ہوں ۔

فیر آریه طبقوں کی عام تمدنی زندگی کے بارے میں وڈوق کے ساتھ فیر آریه طبق کی خطابق اللہ کتا ۔ ممکن ہے کہ زمانے کے مطابق عام تبدئی زندگی اور آریوں کی جماعت کا رنگ اختیار کرتے جاتے ہوں ۔ آریوں کی تمدنی زندگی کی ایک جہلک رگ وید سے ملتی ہے ، تنظیم کے اصول اور عمل میں عورتوں کا درجہ بہت بلند تھا ، کسی طرح کا دردہ نه تھا ، عام زندگی کے علاوہ سماج کے مذھبی و ذھئی پیشوائی میں بھی عورتوں کا ہاتھ تھا ، اُس زمانے میں جیسی بھی تعلیم رائیج تھی اس کے دروازے عورتوں کے لئے بھی کھلے ہوے تھے ۔

جن عورتوں میں مذھبی لتربیت تھار کرنے کی استعداد تھی '
ان کو اپنے اس میلان کے مطابق کام کرنے کی روک توک نه تھی - کچھ
عورتیں رشی تھیں جن کی تصانیف مردوں کی طرح رگ وید سلگھتا
میں آج تک شامل ھیں - [۱] ھمت اور بہادری میں بھی عورتیں کم نه
تھیں ' بعض بعض عورتیں تو میدان جنگ میں جاکر مردوں کی طرح
بہادری دکہلاتی تھیں ' مثال کے لئے ایک روایت ھے کہ بھی یلا ' لوائی میں

<sup>- 91. 4 - 1. 1+ , 1 - 14 0 - 100 11 - 110 11 11 - 11]</sup> 

شادی کے معاملے میں بھی عورتوں کو بہت آرادی تھی ' اکثر جوان عورتیں اور مرد آپس میں ملا کرتے تھے اور اینی پسند کے مطابق آپس میں محبث کرتے تھے اور ایدی پسند کے دوائق ایک دوسرے سے بیاہ کر لیا کرتے تھے۔ [۲] بعض بعض نوجوان عورتیں ' ایڈی خربصورتي پر پھولے نه سماتی تھیں ، اور اینے عشاق کے دارں کو لبھا لیاء میں بتی موشیار موتی تھیں۔ [۳] کبھی کبھی یہ عاشق و معشرق چرب کر ملئے کی کوشش کرتے تھے ' ایک مقام پر ایک نوجوان منتر کے ذریعہ اینی معشرقہ کے گھر والوں کو سلانے کی كوشم كر رها هے - [٣] أن بيانات سے اور شادى كے بعد بھى هونے والے سنسکاروں سے صاف ظاہر ہے کہ اُس زمانے میں نوعمری کی شادیاں نہیں ھوتی تھیں۔ رگ وید میں نم کہیں نو عمری کی شادی کا تذکرہ ھے اور تع کوئی ایسی بات ہے جس سے نو عمری کی شادی کا ذرا بھی خدال ھو سکے ' بخلاف اس کے ایک حوالے سے ظاہر ھوتا ھے کہ عورتیں کبھی کبھی ادھیر عمر میں شادی کرتی تھیں مثلاً گہرشا نامی ایک عورت بري عمر تک کنواري هي رهي [٥] بعض بعض عورتيں ايسي تهيں جو شادی سے بالکل انکار کردیتی تھیں اور اپنے باپ یا بھائی کے ساتھ, رھتی تھیں ' ایک جگه ایک عورت کا تذکرہ ہے جو اپنے ماں باپ کے گھر ھی میں بورھی ھوتی جاتی ہے [۲] -

<sup>- 1- · 144 - 1 ·</sup> mi - [4]

<sup>- (</sup>V, A, O), OO, A, Mo 71-[4]

<sup>-</sup> V . 11 , 1 , 01 - [0]

<sup>-</sup> V ' IV Y ' L) - [7]

سگائی پکی ہو جانے کے بعد مقررہ وقت پر ادولھا ایک دوستوں اور رشکتی داروں کی برات لیکر بیتی والے کے یہاں جاتا تھا بیاہ کی رسم اور احباب ان سب کی آو

بهگدت کرتے تھے ' وقت مہورت پر دولہا دلہی کو ایک پتھر پر چڑھا کو اسکا پان گرھن (ھاتھ, پکڑنا یعلی شادی کرنا) کوتا تھا اس کے بعد دونوں آگ کی پرکرما کرتے تھے ' بیاہ کی اس رسم کے بعد بڑی خوشی منائی جاتی تھی جس میں لڑکی لڑکے ' مرد اور عورت اچھے سے اچھے کپڑے پہن کر شریک ھرتے تھے [1] کبھی کبھی بیاہ میں جہیز بھی دیا جاتا تھا ' اس جشن کے بعد برات رخصت ھو جاتی تھی ' دولہا ' دولہن کو رتھہ پر بتھاتا تھا ' منخر کاتے ھوئے سب لوک بیتے والے کے یہاں واپس چلے آتے تھے ' شادی کی یہ رسمیں بہت دنوں تک اسی طرح جاری رھیں ' اور آج کل بھی بہت کھچھ ایسی ھی ھیں۔

رگ رید کے زمانے میں کچھہ گفتی کے لوک خصوصاً راجہ '
مہاراجہ یا بڑے پروھت متعدد شادیاں کرتے تھے۔ [۲]
کثرت ازدراج
محدود حلقے میں متعدد شادیوں کی رسم اب تک
جاری رھی 'لیکن یاد رکھفا چاھئے کہ فطرت عورتوں اور مردوں کی تعداد
کو تقریباً برابر بفاتی ہے تھرزے ھی سے آدمی ایک سے زیادہ شادی کر سکتے
ھیں ' افتصادی وجوہ سے اور عام خانگی امن و آوام کی وجه سے متعدد شادیوں کی
شادیاں محدود ھی رھتی ھیں 'تاھم یہ مانفا پڑے گا کہ متعدد شادیوں کی
وسم کو قبول کرنا ھی عورتوں کے مرتبے کو کچھ کم کو دیتا ہے 'کیونکہ
آس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عورتیں صرف حظ نفس کا ایک سامان

<sup>- 9 , 04 ,</sup> L , mi - [1]

<sup>- 4. 11, 1 - 1. 14, 1 - 1 - 1, 11, 1 - 1, 1, 1 - [1]</sup> 

ھیں ' متعدد شادیوں کی رسم عورتوں کے دل پر ایسی چوت پہونچاتی ہے اور ان کے ذھئی سکون میں اس درجه اختلال پیدا کرتی ہے که سوکلوں میں دن رات جھگڑا ہونا ایک عام بات ہو جانی ہے - رگ وید سے ظاہر ظاہر ہے که متعدد شادیاں کرنے والے برے برے لوگ کبھی کبھی خانگی جھگڑوں کے افکار سے بری طرح پریشان رھتے تھے [۱] -

رک وید میں عقد بیوال کے خلاف کھچھ نہیں ھے الیکن یہ تھیک تھیک نہیں معلوم ہوتا کہ بیوائیں اپنے دیوروں عتد بيوگان ھی سے بیاہ کرتی تھیں یا کسی اور سے بھی کرسکتی تھیں - مسویں مندل میں ایک رچا ہے جو آریہ تہذیب میں بیواؤں کی حالت پر کھچھ روشنی ڈالنی ھے ' صرگھت میں اپنے شوھر کی نعش کے پاس لیتی هوئی بیوه سے کہتے هیں که " اُتھو اے خانون! تم اس کے پاس پتری هو جس کی زندگی ختم هوچکی هے ' اپنے شوهر سے دور هت کو زندہ انسانوں کی دنیا میں آؤ اور اس کی بیری بن جاؤ جو تمہارا ھاتھ پکوتا ہے اور تم سے بیاہ کرنے کو راضی ہے " [۲] اسی طرح اتھر وید میں ھے کہ " یہ عورت یعلی بیوہ عورت پرانے دھرم پر چلتی ھوئی تمهارے لوک کو پسلد کرتی هوئی ' تسهارے پاس جو مر گئے هو پتری هے لیکن اس کو بھی اولاد اور دولت 'عطا کرو ' اے عورت اُتھ،! زندہ لرگوں کی دنیا میں آجا " ( - - مثل سابق ) [۳] متعدد صدیوں کے بعد پندتوں نے وید کی رچاؤں کا مطاب تبدیل کرکے اس سے ستی کا طریقه نکالا ، لیکن یم صاف ہے کہ اس زمانے میں بیوہ شوھر کے سانھ, ستی جالئی

<sup>- 10 11 1- (</sup> Ci) 2) - [4]

<sup>- 1 - 1 ·</sup> m · 10 · m · [m]

جاتی تھی ۔ تاهم ایک سوال پیدا هوتا هے که آخر بیوہ مرکهت میں شوهر کے پاس جب اس کے جلانے کی تیاری ھورھی ھے کیوں لٹائی جاتی ھے ' تاریدی واقعات کی کمی کے باعث اس سوال کا کوئی ڈھیک جواب نہیں دیا جاسکتا ، لیکن ایک خیال هوتا هے که دنیا کی بہت سی قدیم قوموں میں آدمیوں کے اور خاص کر بتے آدمیوں کی نعش کے ساتھ ان کی عزیز چیزوں کے جلانے یا دفن کرنے کا رواج تھا ' اُن کا خیال تھا کہ روح کو دوسرے عالم میں بھی ان چیزوں کی ضرورت پتے۔ گی ، کسی طرح یہ چوزیں ان کے پاس پہونچ جائینگی اور اُنہیں پاکر انہیں آسودگی و راحت ملے کی ' بعض قوموں میں عورتوں کا شمار ان ضروری چیزوں میں کر لیا گیا ' اور وہ شوھروں کے ساتھ دفن ھونے یا جلائی جانے لگیں ' مسکن ھے کہ کسی ماضئی بعید میں آریوں میں بھی یہ رسم رھی ھو ' یہ ھم کہ چکے ھیں که رگ وید کی تہذیب کی پشت پر متعدد صدیوں کی نشو و نما کام کرتی رهی هے ' اگر کسی پرانے زمانے میں آریوں میں ستی کی رسم جاری تھی تو آهسته آهسته تہذیب کی رفتار نے اُسے مثا دیا ' بیواؤں کا جلانا تو موقوف هوگیا لیکن قديم رواج كى ايك لكير باقى ره گئي جيسا كه اكثر هوا كرتا هے ' اس متى ھوئی رسم کے مطابق بیوہ مرکہت چلی جاتی تھی اور تھوڑی دیر کے لئے شوھر کی نعش کے پاس لیت جاتی تھی ' بعد میں یعنی چوتھی صدی ق - م کے قریب بعض هدوستانی قبائل میں ستی کی رسم کیونکر شروع هو دُنی ' یہم هم آئے بتائیدگے ' یہاں صوف اس بات پر زور دینا ضروری ھے کہ بہت قدیم زمانہ میں آریوں میں یہ رسم ممکن ھے رھی ھو مگر رک وید کے وقت میں یہ بالکل نه تھی ' به خلاف اس کے بیواؤں کا عقد هو سکتا تھا ' دیور کے ساتھ، شادی کی رسم تو ثابت ھے ' لیکن اگر

دیور کی شادی پہلے هو چکی هو ، یا بهاوے سے شادی کرنے کو راضی نه هو تو کیا هوتا هے ؟ رگ وید اس معامله میں خاموص هے لیکن اُس زمانه کے عام مجلسي نظام اور زندگی سے یه انداره هوتا هے که بیوه کسی اور شخص سے بیاه کو لیتی هوئی ، ایک منتر [۱] کی بنا پر جرمن عالم بشیل نے یه نتیجه نکالا هے که جس عورت کا شوهر غائب هو گیا هو ، عالم بشیل نے یه نتیجه نکالا هے که جس عورت کا شوهر غائب هو گیا هو ، وه دوسری شادی کر سکتی تهی ، لیکن ویدک لتربیچر سے اس کا پورا پورا وی تبیی ملتا۔

آریوں کے کابت کی زندگی اور موروثی عقوق عورتوں کی تعظیم کے کنبد

باپ یا دادا ایک طرح کا گهر کا مالک هوتا تھا ' جس کا حکم گهر کے گهر کا مالک سے بہادری اور گهر کا مالک سے بہادری اور فیاضی کی توقع کیجاتی تھی [۳] ' باپ کے مرنے کے بعد لوکا گهر کا مالک هوتا تھا ' عام طور پر وہ خاندان کی دولت کا مالک سمجھا جاتا تھا ' مکان ' گھوڑے ' گائے ' بیل ' روپیہ پیسہ ' زیور ' هتھیار اور غلام وغیرہ سب پر اُس کا قبضہ رهاتا تھا ' لیکن کبھی کبھی بھائیوں میں بتوارا بھی ہو جاتا تھا ' [۳] - بھائیوں کا ایک بڑا فرض یہ تھا کہ شادی ہونے تک بہنوں کی پرورش کرتے رهیس ' اسی لئے سنسکرت میں بھائی کے لئے بہراتر تک بہنوں کی پرورش کرتے رهیس ' اسی لئے سنسکرت میں بھائی کے لئے بہراتر آیک لفظ ہے یعنی پالنے والا ' جن لوکیوں کے بھائی نہ تھے اُن کو کبھی کبھی

<sup>- 1 · 140 · 1 ·</sup> ox, -1-[1]

<sup>-</sup> r . om . 4 . mo . 2)-[1]

<sup>- 1, 60, 1,</sup> or 2) - [4]

<sup>- 0 ·</sup> v - · vi · u, J, -[r]

بہتی مصیبت اُتھانا پرتی تھی ' ایک رچا میں ایک غریب لرکی ایک غریب لرکی ایک عریب لرکی ایک عریب لرکی بسر کا جس کا بھائی نہ تھا ذکر ہے کہ جو ناجائز طریقے سے زندگی بسر کرتی تھی [1] -

رمی رید کے زمانے سے آج تک هددوستان میں مشترکہ خاندان کی رید کے زمانے سے آج تک هددوستان میں مشترکہ خاندان کی رسم چلی آتی ہے، اس سے شخصی آزادی کم آھو جاتی عورت مورت کے اور عورتوں کا منصب کسی قدر گھت اجانا ہے ،

لیکن کم سے کم رگ رید کے زمانے میں عورتوں کا درجہ کم نہیں ھونے پایا '
ساس ' سسرے ' دیور اور نند کے ساتھہ رہ کر بھی بہو کا اثر زیادہ تھا ' اپنے شوھر کے ساتھہ وہ مفتر پڑھتی تھی ' یگیہ کرتی تھی ' دان دیتی تھی ' سوم رس بفاتی اور پیتی تھی [۲] - ایک ویدک منتر میں رشی کہتا ہے کہ شوھر اور بیوی محبت کے ساتھہ' باہم ملکر بہت سے مذھبی کام انجام دیتے ھیں ' سنہرے زیور پہنے ھوئے لڑکے لڑکیوں کے ساتھہ آرام کرتے ھیں اور پوری زندگی پاتے ھیں [۳] عورت گھر کا انتظام کرتی تھی ' اور بہت سے کاموں کے علاوہ تانے بانے کا کام بھی انجام دیتی تھی [۲] ' اس میں شک نہیں کہ کہیں کہیں اگن دیوتا کی مشابہت گھر کی عورت سے دی گئی ہے جو گھر کے تمام لوگوں کی خبرداری رکھتی ہے [۵] ایک جگھ اوشا دیوی کے بارے میں رشی کہتا ہے کہ وہ گھر کی عورت کی طرح سونے والوں کو جگاتی بارے میں رشی کہتا ہے کہ وہ گھر کی عورت کی طرح سونے والوں کو جگاتی

<sup>[</sup>۱] - رگ رید، ۱، ۱۲۳، ۷ -

<sup>[</sup>۳] - رگ رید ، ۷ ، ۳۱ ، ۵ ، ۸ - شوهر اور بیبوی کی منعبت کے لئے رگ رید ا ، ۱۰۵ ، ۲ بھی دیکھئے -

<sup>[</sup>۱] - رک رید، ۲، ۳، ۱ - ۲، ۱، ۱ - ۱، ۱ - [۱]

<sup>[</sup>٥] - رگ ريد ۱ ، ۲۷ ، ۳ - [٥]

هوئي آئي هـ [۱] عورت کے بنہو گهر ' گهر نهيں هے ' ايک منتر ميں رشی کہتا هـ ' اے ميگهه رن بيوي هی گهر هـ ' بيوی هی گرهستي هـ " [۲] يه بهی کهتا هـ که ' اے اندر ثم سوم رس پی چکے' اب گهر کي طرف جاؤ ' گهر ميں تمہاری پياری بيوی هـ ' تمہارے لئے وهيں راحت هـ " [۳] ايک منتر ميں اندر کے منه، سے يه ضرور کہلايا هـ که عورتوں کي عقل کمزور هوئی هـ ' أن کو اپنے جذبات پر قابو نهيں هوتا [۲] ليکن عام طور سے عورتوں کی بتی عزت تهی ۔

قدیم ایرانیوں ' یونانیوں اور رومیوں کی طرح ویدک آریوں میں اولاد کی غراصی اولاد کی بہت خواهش تھی - اگن دیوتا سے استدعا کرتے ہوئے ایک رشی کہتا ہے '' هم تمہارے پاس اکیلے هی بیٹھے نه ره جائیں ' هماری بہادر اولاد بھی هو ' اور همارا گھر اولاد سے بھرا هو! هو [٥] اسی منتر میں پھر پوری عمر اور بہادر اولاد کی درخواست کی هے! آیا ایک دوسرا رشی دعا مانگتا ہے که هم محتاج نه هوں' همیں بھی بہادر لڑکوں کی کمی نه هو ' مویشیوں اور جازوروں کی بھی کمی نه هو ' اور بہادر لڑکوں کی کمی نه هو ' اور بہادر لڑکوں کی کمی نه هو ' مویشیوں اور جازوروں کی بھی کمی نه هو ' اور بہادر لڑکوں کی کمی نه هو ' اور بہادر لڑکوں کی کمی نه هو ' مویشیوں اور جازوروں کی بھی کمی نه هو ' اور بہادر لڑکوں کی جائے [۷] ایک دوسرے رشی کو یقین ہے که سوم دیوتا بہادر ایسا بہادر ایسا بہادر

<sup>- 4. 164. 1.</sup> mi 2)-[1]

<sup>-</sup> r · cm - m · un - [1]

<sup>- 4 °</sup> cm ° m 2, -[m]

<sup>- 10,</sup> LL , V, AL, 11 - [L]

<sup>- 19.14.11.1. 1. 10]</sup> 

<sup>-</sup> LL . 1 . 1 . 1 . 1 . 1]

<sup>- 4,0,14,</sup> h, m, m - [1]

الح الا دیا ھے جو علم میں ' گھر کے کاموں میں اور عام متجلسوں میں ' ملنے جلنے میں هوشیار هو اور باپ کے لئے باعث فضر هو [1] -

اولاد کی خواهش ایک قدرتی خواهش هے جسے قطرت نے رہایت قوی بنایا هے - رہایت قوی بنایا هے - اس کا سبب لیکن اس کے کچھۃ اور خاص وجوہ بھی تھے ' ایک تو

مشترکہ خاندان میں ماں باپ کو لوکوں کی وجہ سے برا سہارا هوجاتا تھا ، دوسوے مرنے کے بعد روج کے سکون کے لئے لوکا شرادہ کیا کرتا تھا ۔ اگر کوئی شرادہ کرنے والا نہ ہو تو بوی مصیبت کا سامۂ هوتا تھا ۔ تیسرے لوکے کی وجہ سے نسل قائم رهتی تھی ۔ خاندانی اقتدار کے زمانے میں تمام قوموں میں خاندان کے مت جانے کا اندیشہ نہایت خوفناک مسئلہ سمجھا جاتا تھا اور بے اولائی سب سے بری بات سمجھی جاتی تھی ۔ چوتھ شاید آریوں کو اپئی تعداد برهانے کی بوی ضرورت بھی تھی ۔ غیر آریوں سے یا آپھی میں جگگ کے لئے ' فتمے کی هوئی زمین کو آباد کرنے کے لئے اور یوں بھی سوسائتی میں غیر آریوں سے شمار میں زائد هوکو انہیں دبانے کے لئے کثیر تعداد کی ضرورت تھی ۔ اس طرح جب ایک ، بار انہیں دبانے کے لئے کثیر تعداد کی ضرورت تھی ۔ اس طرح جب ایک ، بار اولاد کی اهمیت تسلیم کر لی گئی تو وہ خود بخود اولاد کی خواهش کا سبب بن گئی ۔

جن کے کسی طرح اولاد نہ ھوتی تھی وہ کبھی کبھی دوسروں کے لڑکوں
کو گود لیا کرتے تھے - گود لئے ھوئے لڑکے بڑے لاۃ
گود لینا
پیار سے پالے جاتے تھے 'ایک مدت کی مادرانہ محبت
اور پدرانہ شفقت ' انہیں پر صرف ھونے لگٹی تھی - لیکن جیسا کہ ایک
ویدک منتر سے ظاھر ہےگود لئے ھوے لڑکے اصلی لڑکوں کیطرح نہیں ھوتے تھے -

آریه خاندانوں کا بیاں غلاموں کا تذکرہ کئے بغیر پورا نہوں ہوستکا۔

قدیم ہلدوستان میں غلامی کی رسم رائع نہ تھی ' ارر

نہ اس طرح معبلسی نظام کی بلیادیں تھیں جیسے
یونان اور روم میں - تاہم یہاں خاص کر امیروں کے یہاں بہت سے لونڈی '
غلام تھے - ایک رشی اوشا سے لوکوں کے ساتھ، ساتھ، غلاموں کے لئے بھی
دعا مانگتا ہے [1] ' غلاموں کو سخت محمدت کرنی پوتی تھی [۲] - وہ
ایک طرح کی دولت سمجھے جاتے تھے اور دان میں دئے جاسکتے تھے - ایک
رشی کہتا ہے کہ اگذی دیوتا ' ابھیار ورتن چائمان نے مجھ کو بیس بیل
رشی کہتا ہے کہ اگذی دیوتا ' ابھیار ورتن چائمان نے مجھ کو بیس بیل
کے ساتھ، ساتھ، بہت سی لوکیاں بھی دیں [۳] دوسری جگھ کہا گیا ہے
کہ راجہ ترس دسیو نے پنچاس لونڈیاں دان میں دیں [۳] ۔

تاریخ کی دوسری قوموں کیطرح قدیم آریہ تہزیب پر غلامی مہاندری کا جو داغ لگتا ہے اس کو متانے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاھئے کہ وہ لوگ رحم کے جذبات سے بالکل خالی تھے مثلاً اُس سماج میں مہمانداری ایک برا وصف سمجھی جاتی ہے ' رگ وید میں اگن دیوتا کو آتیتھ ( مہمان ) کے نام سے یاد کیا گیا ہے ' [0] - راجہ دیووداس مہمانوں کی اس درجہ تواضع کرتا تھا کہ اُسے اتیتھیی گوے کا خطاب دیا گیا تھا [۴] عام لوگ بھی مہمانداری میں کم نہ تھے ' گھر کا سب سے اچھا کمرہ مہمان کو رہنے کے لئے دیا جاتا تھا

<sup>-</sup> ۱ ° ۹۲ ° ۱ میم کر-[۱]

<sup>-</sup> V 6 NY 6 1 Dig 57-[1]

<sup>[</sup>۳] - رگ وید ۲ ، ۲۷ ، ۸ - [۳]

<sup>[</sup>٣] -رگ ويد ۸ ، ۱۹ ، ۱۹ ، ۲۹ -

<sup>[0] -</sup>رگ وید ۷ ° ۳ ° 0 -

<sup>-- 44.</sup> LA - 4. 44. L - 14. 114. 1 - 4. 01. 1 mi 2 -- [4]

[۱] اسکے علاوہ آریوں کا یہ فرض تھا کہ سب کے ساتھہ شرافت کا برتاؤ کریں '
رسی دعا مانگٹا ہے کہ اے '' ورؤں دیوتا ' اگر هم نے بھائی ' دوست '
ایک رشی دعا مانگٹا ہے کہ اے '' ورؤں دیوتا ' اگر هم نے بھائی ' دوست '
رفیق ' همسایہ یا اجذبی کا کچھہ بھی بگارا هو تو همارے یہ گذاہ دور
کرو[۱]-

قریب قریب هر فرقه میں بچوں اور جوانوں کو اپنے مقاصد اور رسم وریب قریب قریب و رواج کو قائم رکھنے کی تعلیم دیجاتی ہے ' رگ تعلیم ویجاتی ہے ' رگ تعلیم وید میں لکھنے کے رواج کا کہیں فکر نہیں ہے ' رشی

اور دیگر اشخاص بهی منتر یاد رکھتے تھے ' اور زبانی تعلیم کے ذریعہ اور دیگر اشخاص بهی منتر یاد رکھتے تھے ' معلوم هوتا هے که اس کے علاوہ ایک طرح کی اپنی اولاد کو سکھا دیتے تھے ' معلوم هوتا هے که اس کے علاوہ ایک طرح کی پات شالائیں بهی تھیں استاد ' طالب علموں کو پڑھاتے بھی تھے ۔ ایک منتر میں تعلیم پانے والے طلبہ کی مثال برسات کے میندکوں سے ایک منتر میں تعلیم پانے والے طلبہ کی مثال بھی آیندہ هندو ادب دی ہے [۳] اور بہت سے ویدک جماوں کیطرح یہ مثال بھی آیندہ هندو ادب میں بار بار ملتی ہے۔

رک وید میں سماج کے مجلسی قانوں کا بہت برا معیار قائم کیا گیا ہے۔ اُس میعار کے مطابق سب لوگوں کو چاھئے۔ کہ مجلسی قائوں کامعیار مجلسی قائوں کامعیار مل جل کر رھیں اور رس یعذی صداقت یا یوں سمجھئے۔

که دهرم کو اینی زندگي کا سهارا سمجهيں-

آدمی کیا دیوتا بھی دھرم کی حفاظت کرتے ھیں ' خود دیوتاؤں نے اللے اللہ سخت قاعدے بنا رکھے ھیں [۱] اس کے علاوہ دیوتا کبھی اندر کے

<sup>-</sup> ا · ۷۳ ، ا می را - [۱]

<sup>[</sup>۲] -رک ریده ، ۱۵ ، ۱۵ ، ۱۵

<sup>[</sup>۳] -رک رید ۷ ، ۱۰۳ ، ۱۰ اسی فندل سیں ۷ ، ۱۸ ، ۱۸ بھی دیکھئے -

<sup>[</sup>۳] -رک رید ، ۱ ، ۲۹ ، ٥ -

قاعدوں کے خلاف درزی نہیں کرتے [۱] دنیا میں جو کھھ ہے اس کی بلیاد میں رت (صداقت ) ہے۔ مترورن دیوتا باطل کو فعم کرکے رت (حق و صداقت ) کی پرورش کرتے میں [۲] دیوتا ووں کے قاعدے مسیشت حتی هیں [۳] درن کو باطل سے دلی نفرت ھے اور صداقت کو ترقی دیتا ھے [۳] اسی منتر میں رشی کہتا ھے که دیوتا رت (صداقت) میں پیدا هوتے هیں ' رت کی پرورش کرتے هیں اور ترقی دیتے هیں اور باطل سے سخت نفرت کرتے ھیں ' وھی دیوتا راجاؤں کی اور عام آدمیوں کی حفاظت کریس [٥] رس کو بتھانے کی غرض سے مترورن آدمھوں پر اُسی طرح نظر رکھتے ھیں جیسے گذرئیے ایلی بھیروں پر [۲] سورج بھی چرواھے کی طرح ذی روح هستیوں کے اعمال کا جایزہ لیتا ہے اور مترورن کو بتلاتا ھے [۷] سیرت کی نگرانی کی غرض سے دیوتاؤں نے نگرانی کرنے والے بھی مقرر کو دئے ھیں [۸] بہت سے منتروں میں جھوت کی بتی مذمت كى كئى هے - [9] اور جهوتا الزام لكانے والے كو بددعا دى گئى هے [+1] اکثر منتروں میں رشیوں نے دیوتاؤں سے دعا مانگی ہے کہ ہمیں اچھے راستے پر چلاؤ -

<sup>-</sup> ۱۱] - رک وید ، ۷ ، ۱۸ ، ۱۹ - [۱]

<sup>-</sup>۱ ، ۱۵۲ ، ۱ می کر-[۲]

<sup>[</sup>۳] - رک رید ۵ ، ۹۳ ، ۱ -

<sup>[</sup>۳] - رک رید ۷ ، ۲۲ ، ۱۳ - [۳]

<sup>-</sup> ا- رک دید ۷ ، ۱۸ ، ۱۰ [۵]

<sup>[</sup>۲] - رک رید ۲ ، ۲۵ ، ۳۳ وفیره -

<sup>[</sup>۷] - در دیده ، مله ، مله ، ۱۰ مام ما - ۱۰ مله ، ۱-

<sup>- 9 ،</sup> ۷ ، ۱۰ ، م م م ا - ا ] - رک رید ۷ ، ۱۰ ، ۱۰ ، ۱۰ .

مذھبی اصول اور اس کے معیار کے سلسلٹ بیان میں رک وید کے مذهبی معتقدات کا بہت سا ذکر هوچکا هے ا لیکن مذهبى معتقدات اس موضوع کو مکمل کونے کے لئے کھیں اور بعانا بھی

ضروری ملے - رک وید میں ۳۳ دیوتا مانے کئے هیں ایک وہ سب ایک درجے کے نہیں ھیں ' بعض زیادہ بزرگی اور اثر رکھنے ھیں اور بعض کم -

سب سے بڑے دیوتا تین معلوم هوتے هیں - اندر ' جس کے لئے +٥٧ منتر هيں ' اگن جس كے لئے تقريباً • + ٢ منتر ھیں اور سوم ' جس کے لئے ++1 سے زائد منتر ھیں

دیو ' اور پرتھوی چھ منتروں میں سب کے ماں باپ بتلائے گئے ھیں ' بارش کا دیوتا پرجذیه کے لئے اور پرلوک کے دیوتا یم کے لئے تین تین منتر ھیں ۔ سوریہ خود ایک بوا دیوتا ہے اور اس کی بھی بہت سی صورتیں ھیں ' اس کے ایک جزری سوتر کی عبارت میں وہ مشہور ساریتری یا گاینری منتر هے جو هندؤں میں آج تک پڑها جانا هے [1] - پوشن بھی سوریت کا ایک جزو ھے جو سب کو بڑھاتا ھے - وشنو کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ تین چھلانگ بھرتا ہے ' جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ یہی سوریہ کی ایک بدلی هوئی صورت هے - رگ وید میں وہ بہت چھوٹے درجے کا دیوتا ھے ' لیکن اُس زمانے کے بعد جب پرانوں نے اُسے پرمیشر بنا دیا تو اس کی چہلانگوں کی بنیاد پر بلی بامن کی کتھا تیار هوئي - رک ويد مين ديو کي لوکي اور پربها کي ديوي اُشا کي خوبصورتي کی تعریف دلکش شاعری میں کی گئی ہے۔ دنیا کی نیلچرل شاعری اور عاشقانه شاعری کا یه پہلا نمونه هے اور برے هی معرکے کا هے ، آشدوں بھی دیو کے لڑکے ھیں وہ ھمیشہ جوان اور خوبصورت رھتے ھیں اب تک

<sup>-1+ · 41 ·</sup> m as, J-[1]

جلالے دیوتا گدائے گئے میں ان میں سے اندر ' اگن اور پرتھوی کو چھور کر باقی سب کے سب آسمان ( یا خلا ) کے هیں ' وهیں اوپر وہ رهتے هیں اور وهیں سیر کرتے هیں ' ان کے علاوہ متعدد دیوتا هوا کے بھی هیں۔ ان میں اندر سب سے زیادہ با اقتدار هیں۔ رک وید میں بار بار کہا گیا ھے کہ اندر ' ورت سے لڑائی کرکے اُسے شکست دینا رہنا ھے ' بیشسار مذھبی کہانیوں کی طرح اس کی بنیاد میں بھی مناظر قدرت ھیں - ورت کو شکست دیدے کا اصل مفہوم اتفا هي هے که اندر بار بار بادروں کو چهيد کر پانی برساتا ہے ' ردر یاشیو کا نام صرف تین چار منتروں میں آیا ھے ' وہ زندگی کو بچھاتا ھے ' لیکن اُس وقت اُس کی اھمیت زیادہ نہ تھی ' ردر کا لوکا مرت ' بوا مہیب اور متوالاتھا ' وایو ' یا هوا بھی ردر کی طرح زندگی کو بتھانے والا دیوتا ھے ' زمین کے دیوتاؤں میں خود پرتھوی ھی دیوتا ھے ' اگذی ' خاص گھر کا دیوتا ھے ' سوم ' سوم رس کا دیوتا ھے ' لیکن آگے چل کر سوم کا مفہوم چاند ھوالیا ۔ نویں مذتل کے سب منتر اور باقی مندولوں کے بھی تھوڑے سے منتر سوم کی تعریف میں کئے گئے ھیں - دیوتاؤں کے علاوہ ' سندہ ' اور سرسوتی وغیرہ ندیوں کی اور درختوں ' پہاروں ' وغیرہ کی تعریف بھی کہیں کہیں دیوتا کی طرح کی گئی ہے [ا] -

رگ وید! میں یہ مانا گیا ہے کہ دھرم آتما ' دیوتاؤں کے دیوتاؤں سے تعلقات اعالم میں جاتے ھیں اور گفته کار نوک میں جانے دیوتاؤں سے تعلقات اھیں [۲] لیکن جیسا کہ ھم کہ، چکے ھیں تناسخ کا اصول رگ وید کے پہلے نو مندلوں میں نہیں ہے ' ابھی ریاضت کا بھی

<sup>[</sup>ا] - دیوتاری کے لئے رک وید کا کوئی سا منتل یا منتر دیکھئے ۔

<sup>[</sup>۱] - در دید ، ۱۰ ، ۱۰ ، ۵ ، ۵ ، ۵ ، ۵ ، ۱۰ ، ۵ ، ۵ ، ۱۰ ، ۵ ، ۵ - [۱]

کوئی ذکر نہیں ھے ' دیوتاؤں کے لئے پرارتھنا ' پوجا ' اور یکینہ کا قاعدہ تها ، لیکن زندگی کا تصور اس قدر پر کیف تها که ابهی کسی کو ریاضت کرنے کا خیال نہیں آیا تھا ' دیوتاؤں کی طرف سے بھی ابھی تک . اتنا خوف و دهشت کا خیال نه تها جتنا محبت اور دوستی کا خیال تھا مثلاً ایک رشی اگذی کو دوست اور باپ کہتا ہے [1] دوسرا رشی کہتا ہے کہ پنچوں کے فائدے کے لئے اگذی ہر ایک گھر میں قیام کرتا ہے وہ جوان ہے ' عقلمند ہے ' گھر کا ہے اور ھمارا بہت قریبی عزیز ہے [۲] دوسری جگھ، کہا گیا ہے کہ اگذی مہربانی کرنے والا دوست ھے ' باپ ھے ' بھائی ھے ' لوکا ھے ' سب کا پرورش كرنے والا هے [٣] اور منتروں میں اگني كو گھر كا مالك كہا گيا هے [٣] ایک رشی کہتا ہے کہ اب ہم منتر گا چکے ' ہمارے گھر میں اگلی ' ایلچی کی طرح قیام کرے ' [٥] اور دیوتاؤں کے بارے میں بھی آسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ایک رشی کہتا ہے کہ اے اندر ' باپ کی طوح تم هماری بات سنو [۱] بعض بعض رشی دیوتاؤں کو اپنا محبوب سمجھتے ھیں [۷] ایک رشی سوم کو برا محب سمجھتا ھے [۱] ایک منتر میں یہ خیال ظاهر کیا گیا ہے کہ جو دیوتاؤں سے محبت کرتا ہے اُس سے دیوتا بھی محبت کرتے ھیں [9] ادتیوں

<sup>[</sup>۱] - رک رید ۱ ، ۱۱ ، ۱۱ ، ۱۱ - ۱۱

<sup>-</sup> V, L, 10, N, mi - [1]

<sup>-19 ·</sup> r9 · 1 - 0 · 1 · 0 - 0 · 1 · 0 · 2 - [m]

<sup>[</sup>٥] - رک رید ، ۵ ، ۲ - ۱ -

<sup>[</sup>۲] - رک رید ، ۱ ، ۱۰ ۱۰ ، ۹ - [۲]

<sup>-</sup> r'rv'n - 1'ro'y' - [v] LTI-G- BANG FREE ST

<sup>-</sup> V ' YA ' A ' 以, 一[1]

<sup>-</sup> ۲° ۵° ۲۳° ۳۰° ۲۰ - [9]

بلکہ تمام دیوتاؤں کی جانب اشارہ کرکے کہا گیا ھے کہ تم سپے مبچ ھمارے عزیزھو ' ھم پر مہربانی کرو [۱] -

محبت اور مسرت کے عالم میں آریہ لوگ اطمینان کی زندگی بسر کرتے تھے ' دوسرے عالم کی بہت فکر نہ تھی ' تفريع و تفلن ریاضت کا کوئی خیال نه تها 'کهانے پینے کی کوئی روک توک نه تهی ' گوشت خوري کا رواج سب میں جاري تها ' شراب اور سرم رس خوب پیا جاتا تھا - جرمنوں کی طرح هندو آریه بھی جوا بہت کھیلتے تھے [۲] ناچ اور گانے کا بہت شوق تھا ' کھلے میدانوں میں عورت اور مرد بہت شوق سے ناچتے تھے ' فن موسیقی کو بہت ترقی هوچکی تھی ' ستار ' بانسری اور دھول وغیرہ رائعے تھے [۳] اور بھی بہت سے دل بہلاؤ کے سامان تھے ' مثلا ' رتھوں کی دور اکثر هوتی تھی اور اُس میں بوا لطف آتا تھا [۳] سب لوگوں کو خصوصاً عورتوں کو ندیوں اور تالاہوں میں نہانے کا بہت شوق تھا [٥] رک وید کے زمانے میں جیسی مسرت اور مجلسی آزادی تھی ویسی کبھی ھندوستان میں نہیں دیکھی گئی ' اس معاملے میں آریوں نے آگے چل کر دوسرا واسته اختیار کیا 'لیکن فرقے اور تلظیم کے معاملے صیبی وہ رگ وید ھی کی

<sup>- 11 ·</sup> ma · 1+ - 4 · 11 · 4 · m · [1]

<sup>- 44,4+,4- 64,04.4-4,14,1-4,14,0-4,1,4</sup> 

<sup>- 0,</sup> hh, 6 - 0, 1+,1 - 4, 1 - 6, 4 . 0 - 6 . 44, 0 - [4]

<sup>[</sup>٥] - رک رید ، ۵ ، ۹ - ۵ ، ۹ - ۱۹ ، ۱۹ - [٥]

لکدروں کو پیتنے رہے ' سیاسی تلظیم میں بھی وہ بہت کچھ، آسی راستے پر رہے جسے پہلے ویدک آریوں نے نکالا تھا -

سلطنت کے انتظام کے متعلق لکھنے کے لئے رگ وید میں کافی مثال انہیں ھے الیکن ایدھر اودھر کے بیانات کو جمع کرکے سلطنت کا انتظام تھوڑا سا حال لکھا جا سکتا ھے ' رگ وید میں اکثر راجه کا ذکر آیا ھے ' معلوم ھوتا ھے کہ راجه موروثی ھوا کرتا تھا ' یعنی ایک ھی خاندان سے راجه کا انتخاب ھوا کرتا تھا [1]

راجه کے تقرر کا رواج کیسے نکلا' اس کے بارے میں رگ رید کھی راجه کے تقرر کا رواج کیسے نکلا' اس کے بارے میں رگ رید کھی برهمی اور تیتریه برهمی راجه راجه میں دو پرانی کہانیاں هیں جو تاریخ پر بہت روشنی ذالتی ' اتیرے برهمی میں کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ دیوتاؤں کو روشنی ذالتی ' اتیرے برهمی میں کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ دیوتاؤں کو

اور راکششوں میں لوائی هوئی....دیوتاؤں نے کہا کہ هم لوگوں نے اپنے میں راجہ نه شکست دے دی دی۔...دیوتاؤں نے کہا کہ هم لوگوں نے اپنے میں راجہ نه کہنے کے باعث شکست کہائی - همکو راجہ بنانا چاهئے - ( راجا نم کروامہے )

اس تجویز پر سب لوگ راضی هوگئے [۴] تیندری برهمن کہنا ہے که اسک مرتبه دیوتاؤں اور راکششوں میں لوائی هوئی ' راجگي کي ابتدا پرجاپت نے اپنے بوے لوکے اندر کو چھپا دیا که کہیں طاقت ور راکشش اسے مار نه دالیں ' اسی طرح کیدهو کے لوکے پرلاده نے اپنے لوکے وروچن کو چھپا دیا که کہیں دیوتا اُسے مار نه دالیں ' دیوتاؤں نے پرجاپت لوکے وروچن کو چھپا دیا که کہیں دیوتا اُسے مار نه دالیں ' دیوتاؤں نے پرجاپت

<sup>[</sup>۱] -رگ وید ۱۰ ۱۳ ۱۰ - [۱] - ایتریه برهمی ۱ ۲۰ ۱۳ -

کے پاس جاکر کہا کہ بغیر راجہ کے لڑائی کرنا ناممکن ھے - یکیہ کرکے انہوں نے اندر سے راجہ هونے کی درخواست کی [۱] ان دونوں خیالات سے معلوم هوتا هے که آریوں میں ابتدا هی سے یہ عقیدہ تھا که لرزائی کی ضرورتوں سے راجه کی تخلیق هوئی ' آجکل کے اهل علم کی تحقیقات سے یھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ لوائی میں قوتوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک سرگروہ رکھنے کی ضرورت سے دنیا میں سلطنت یا راجگی کی ابتدا ھوئی ، معلوم هوتا ھے کہ آیس میں اور غیر آریوں سے لڑائی هونے کے باعث راجاؤں کی ابتدا ھوئی تھی اور مسلسل لوائیوں کے قائم رھنے کے سبب سے یہ رواج مستقل هو گیا تھا ، دوسرے آپس کے جھگڑوں کے فیصلے کے لئے بھی راجه کی ضرورت تھی ' تیسرے سوسائیتی کے اُن کاموں کے انتظام کے لئے یھی ایک راجہ کی ضرورت تھی جن میں بہت سے آدمیوں کی امداد کی ضرورت تھی ' رگ رید میں مترورن اور آگن دیوتاؤں نے اپنے راجگی کے معاملے میں جو باتیں کہی هیں أن سے نتیجہ نكلتا هے كه اس دنیا كے راجه بهت شاندار هوتے تھے ' اس اور انتظام قائم رکھتے تھے ' اور لوگ أن كے احكام كى تعديل كرتے تھے [١] -

پرؤں کا راجہ ترس دسیو کہتا ہے کہ " — — دیوتا مجھے وان راجہ کا طرز معاشرت کے کاموں میں شامل کرتے ھیں — — میں راجہ ارز فرائض ورن ھوں ' دیوتا مجھے وہ طاقت دیتے ھیں ' جن سے راکششوں کی تباھی ھوتی ہے — میں اندر ھوں ' میں ورن ھوں [۳]

<sup>[</sup>ا] - تيتريع برهبن ١٠٥٠١ -

<sup>- 42, 4, 50 - [</sup>L]

راجة کا فرض تها که رعایا پر مهربانی رکھے مثلاً راجة لوگوں کو تصائف دیتا تها [۳] جہاں اگن کو گاؤں کا حفاظت کرنے والا کہا گیا ہے وہاں یہ مطلب معلوم ہوتا ہے که گاؤں کی حفاظت کرنا راجه کا فرض تها [۷] مطلب معلوم ہوتا ہے که گاؤں کی حفاظت کرنا راجه کا فرض تها [۷] ایک رشی کہتا ہے که دیوتا اُس راجة کی حفاظت کرتے ہیں جو حفاظت چاھئے والے برھیس کی مدد کرتا ہے [٥] دوسری جگھ، کہا گیا ہے که سوم یومان راجة کی طرح فوجوں کے اوپر بیتھتا ہے [۲] جس سے ظاہر ہے که فوجوں پر حکمرانی کرنا راجة کا فرض تها ' اندر ایک کے بعد دوسرے پُر (یعنی متی دوسری لوائی لوتا ہے اور ایک کے بعد دوسرے پُر (یعنی متی کے قلعے) کو تورتا ہے [۷] اگن بھی قلعے اور خزانے پر قبضة کرتا ہے آگے تھے ' راچ بوی شان سے رہتے تھے '

<sup>-0, 1, 0 -0, 1, 0, 0 -[1]</sup> 

<sup>- 1 . 0 .</sup> L . 0 . L .

<sup>-1. 40 ,1 ,</sup> ni 2) -[h]

<sup>[4] -</sup> رگ رید ۱ ، ۱۳۱۰ ، ۱ -

<sup>- 9 · 1 · 0+ ·</sup> r u, -[0]

<sup>-- 1. 1. 6</sup> on 6 . 1. 1.

<sup>- 8</sup> yie - 14 ' V - V ' CP ' 1 wg - [V]

<sup>[</sup>A]-(2 ein d. 10 - LA - L. AA. 1 - 6 sing -

یه قیاس رگ وید کے اُن ملاوں سے هوتا هے جہاں راجه متر اور ورن کے هزار کھمبے والے مضبوط اور اونچے مصل پر خیال آرائی کی گئی هے [1] یه بھی کہا گیا هے که راجاؤں کی طرف دیکھنا مشکل هے ' وه سونے کی طرح معلوم هوتے هیں [۲] اس سے قیاس هوتا هے که وه سنهرے اور بہت هی چمکیلے کپتے پہنتے تھے جیسا که ضروری تھا ' انتظامی معاملات میں بہت سے کام کرنے والوں سے مدد ملتی تھی۔

یه هم که چکے هیں که پروهت راجه کے ساتھ رهتا تھا اور بہت

پروهت

پروهت

لاز رکھتا تھا ' رگ وید میں اگن کو بڑا پروهت اور

جگھ متر ' ررن ' اگن اور آهتیوں کے ایلچیوں اور هرکاروں کا فاکر هے جو

سیچ ' عقلمند اور کامل الفن تھے اور جو چاروں طرف دیکھ بھال کرتے

تھے ' خبریں لاتے تھے اور حفاظت کا انتظام کرتے تھے [۳] ان خیالات

کی بنا پر وہ لوگ راجه کے عمال معلوم هوتے هیں جن سے راجه اس طرح

کے کام لیا کرتے تھے ' کئی جگھ سنانی ( فوج کے سردار ) کا فاکر ملتا

کے کام لیا کرتے تھے ' کئی جگھ سنانی ( فوج کے سردار ) کا فاکر ملتا

فکر آیا ہے گرام کے لفظ کے معنی جھنت کے هیں جو سنسکرت لئریچر میں

فکر آیا ہے گرام کے لفظ کے معنی جھنت کے هیں جو سنسکرت لئریچر میں

اکثر ملتا ہے ' شاید بہت پہلے جب آریہ اپنے مویشیوں کو لیکر ادھر اُوںھر

<sup>-0-</sup> VV , A -0 , LI, L no - [1]

<sup>-</sup> mn '4 'n - n ' 100 '1 sig - [r]

<sup>-</sup> V. h. h - 10. LL. 1 m 2 - [L]

<sup>- 11 .</sup> LA . V - h . L.

<sup>-1.04.0 -0.10,</sup> A = [0]

گهوما کرتے تھے اور کسی ایک جگھ پر بہت دن تک نه رهتے تھے تو اس وقت هر گهومنے والے گروہ کو گرام کہتے تھے' کھیتی کا رواج بوهنے پر جب یه گرام ایک خاص جگھ پر بس گیا تو یه گرام یا گؤں اب تک استعمال کیا جاتا ہے - گاؤں کا مکھیا یا اگوا گرامنی گرام یا گؤں اب تک استعمال کیا جاتا ہے - گاؤں کا مکھیا یا اگوا گرامنی گرانبتری کے رهنے والے اُس کا انتخاب کرتے تھے یا پھر راجه اُس کو مقرر کرتا تھا - یہ تھیک تھیک نہیں کہا جاسکتا' شاید تینوں رسیس تھوتی تھوتی وائج تھیں کھی هو گرانمتری کا درجہ بہت اونچا تھا' وہ راج کے خاص عہدہ داروں میں گنا راج بت کا جاتا تھا' رگ وید میں کہیں کہیں کہیں ورج بت کا جاتا تھا' رگ وید میں کہیں کہیں کہیں ورج بت کا طبق بھی آیا ہے' لیکن اس کے معنی گرانمتری هی معلوم هوتے لفظ بھی آیا ہے' لیکن اس کے معنی گرانمتری هی معلوم هوتے هیں -

رگ رید کے زمانے میں ' راجہ یا اس کے عمال بینخوف نہ تھے '
سبھا یا سمیتی
علاوہ پبلک کے بھی سیاسی حقوق تھے ' ویدک لتریچر
میں سبھا اور سمیتی کا ذکر بہت جگھ آیا ھے ' ان کی اصل صورت کے بارے
میں ابھی تک اهل علم کی جماعت میں اختلاف ھے ' لدّوگ کی رائے ھے
کہ سمیتی میں سب لوگ رہتے تھے لیکن سبھا میں صرف بڑے آدمی
یعنی مگھوں یا برهمن هی بیتھتے تھے - سَمر کی رائے ھے کہ سبھا تو
یعنی مگھوں یا برهمن هی بیتھتے تھے - سَمر کی رائے ھے کہ سبھا تو
گاؤں کے لوگوں کی تھی اور سممتی عوام کی ' هیلی برانت ' میکذائلڈ
اورکیتھ کی رائے ھے کہ دونوں میں کوئی خاص فرق نہ تھا ' سممتی کا

مطلب پبلک سے ہے اور سبھا کا بیتھنے کی جگھ سے 'لیکن اتھر وید میں سبھا اور سمعتی کو پرجا پت کی دو لوکیاں کہا گیا ہے [1] ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ادارے ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے 'لیکن الگ الگ تھے 'رگ وید میں ایک تیسرا لفظ ویدتہ بھی کئی بار آیا ہے جسکا مطلب کہیں تو مذہبی 'کہیں عام و معمولی 'کہیں فوجی جتھا ہے 'کہیں مکان کہیں یہیہ اور کہیں عقل وغیرہ ہے 'ویدتھ لفظ کے استعمال سے تو کہیں ان اداروں کے بارے میں کوئی خاض بات نہیں معلوم ہوتی لیکن سبہا اور سمعتی سے اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ یہاں لوگ ملکر تمام ضروری معاملات پر غور کرتے تھے 'قاعدے بناتے تھے سیاسی اصول قائم کرتے تھے اور بیچیدہ مقدموں کا فیصلہ کرتے تھے۔ سب لوگ یہاں ویک خوائی فیصلہ کرتے تھے۔ سب لوگ یہاں اس خوائی کے مدنے خوائی الیکن الیکن الیکن کی مطابق حصہ لے سکتے تھے 'یہاں داخہ بھی فی مطابق صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے آتا تھا اور کرسی صدارت کو زیب دیتا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک راجہ کے مرنے

آتا تھا اور کرسي صدارت کو زیب دیتا تھا - ممکن هے که ایک راجه کے مرنے پر دوسرے کا انتخاب سبھا یا سمعتی میں ہوتا ہو 'لیکن سب تذکروں کا مقابلة کرنے سے یہ زیادہ ممکن معلوم ہوتا هے که راجه عام طور پر موروثي ہوتا تھا 'لیکن پبلک کے سامنے قاعدہ کے مطابق منظوري لیجاتی تھی ' رگ وید کی سمعتی قدیم یونان ' روم آور جرمني کي سبھاؤں سے ملتي جائتی هے -

رگوید کے زمانے میں سلطنت کی جانب سے کون کون سے تکس لئے جاتے تھے ' اسکا ذکر بہت کم ملتا ھے ' معاوم ھوتا ھے که تکس تکس تکس تکس تکس تکس تکس تھی ' جسکی آمدنی سے سلطنت کا بہت سا خرچ چلتا تھا ' شاید اپنی تھی ' جسکی آمدنی سے سلطنت کا بہت سا خرچ چلتا تھا ' شاید اپنی

آمدنی سے کچھ حصہ لوگ راجہ کو دیتے تھے' ایک جگہ پر کہا کیا ہے کہ جیسا راجہ امیروں کو کھاتا ہے' اُسی طبح اگنی جنگلوں کو کھاتا ہے [1] اس سے قیاس ہوتا ہے کہ امیروں سے زیادہ تھکس لیا جاتا تھا۔

انصاف کے متعلق بھی رگرید سے بہت کم پتھ چلتا ہے 'شاید بہت رگ سے جھگروں کا فیصلہ خاندان کے مکھیا کردیتے تھے 'رگ انصاف انصاف رید میں جوشت والے' ویرویہ الفاظ آئے ھیں [۲] اُن سے

معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کے اصولوں میں مختلف فرقوں کی زندگی کی قدر و منزلت ملحوظ رہتی تھی، آگے چلکر دھرم سوتروں میں سلسلموار بتایا گیا ہے کہ فلال کو مارنے سے اتنی گائیں دینی پرینگی اور فلال کے لئے اتنی ۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ رگ رید کے زمانے میں بھی کچھہ ایسا ہی قاعدہ جاری تھا ۔ لیکن کچھہ خطاؤں کے لئے اور طرح کی بھی سزائیں دیجاتی تھیں، رگ رید میں دیوتاؤں اور آدمیوں کے جیل خانے کا ذکر ہے [۳] جس

سزا میں بھی جیل خانے کی کچھہ خطاؤں کے لئے اس زمانے سزا میں بھی جیل خانے کی سزا دیجانی تھی ' دو منتر میں فکر ھے کہ گؤں والوں کی سو بھیۃ مار دالنے کے جرم میں ریجراس کو اسکے باپ نے اندھا کر دیا [۳] اس ذکر سے کوتمبک دند [خانگی سزا] کی رسم کی تائید ھوتی ھے اور یہ بھی معلوم ھوتا ھے کہ کبھی کبھی جسمانی

سزا بھی دیجاتی تھی ' دپر گھھ تمس کی کتھا ایسا سے قیاس ھوتا ھے ' لیکن پورا ثبوت نہیں ملتا کہ جرم ثابت کرنے کے لئے پانی اور آگ سے بھی

<sup>[</sup>۱] - رگ وید ۱ ، ۱۵ ، ۲۰ - [۱]

<sup>[</sup>۲] -رگ وید ۲ ، ۳۲۳ - وغیره -

<sup>- 0 &#</sup>x27; 17 ' س ميم - [٣]

<sup>- 14 , 116 , 11 , 11 , 111 , 111 , 111 , 111 , 11 - [</sup>L]

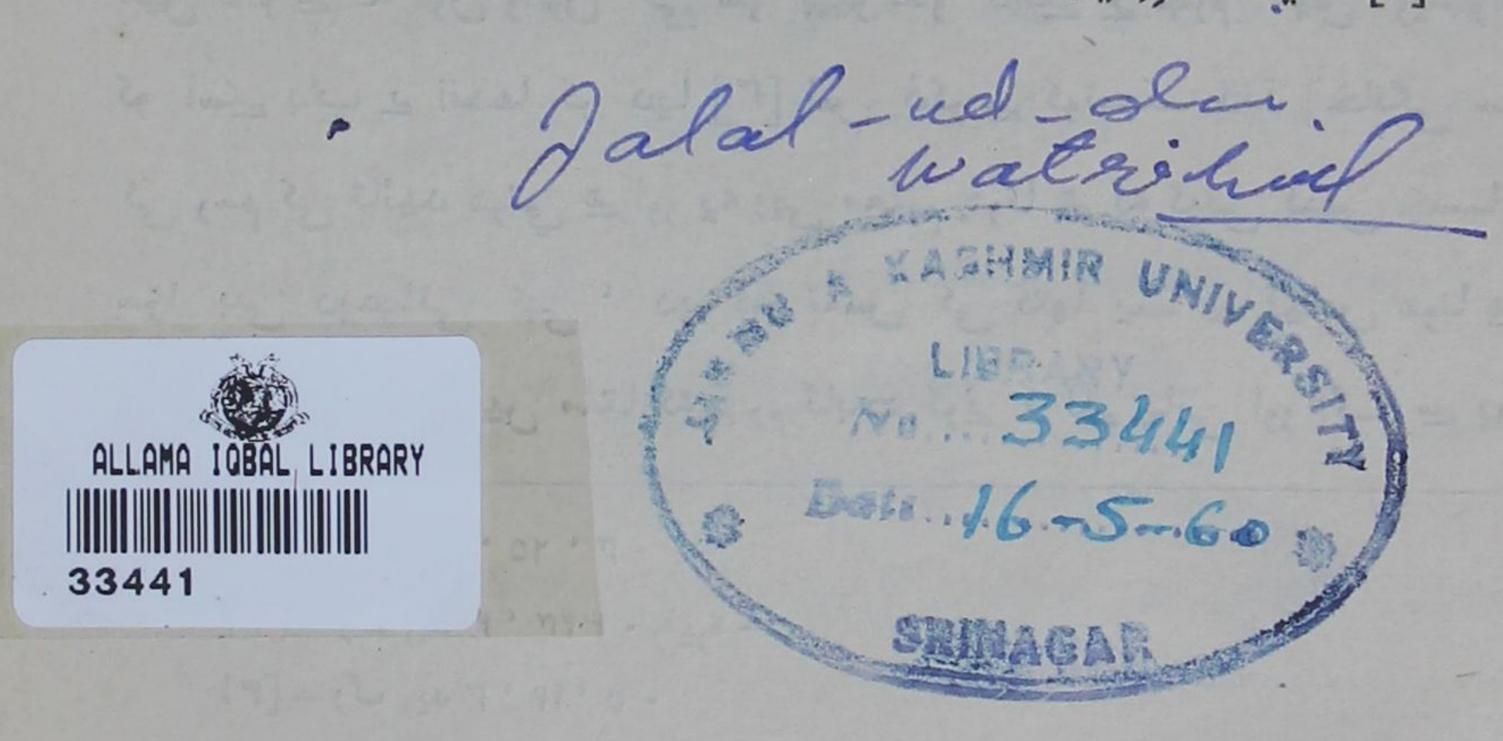
امتحان كاعمل جاري تها يا نهين [1] كدّى جگهه مده مشى كا لفظ آيا هے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے جگھڑوں کا فیصلہ پنچوں کے فریعہ ہو جاتا تھا ' کبھی کبھی چور ' اناج ' کپتے ے ' روپیٹ پیسٹ اور گائے وغیرہ چرا ليجاتے تھے ' پته لگنے پر أن كو سزائيں ديجاتى تھيں [۴] -

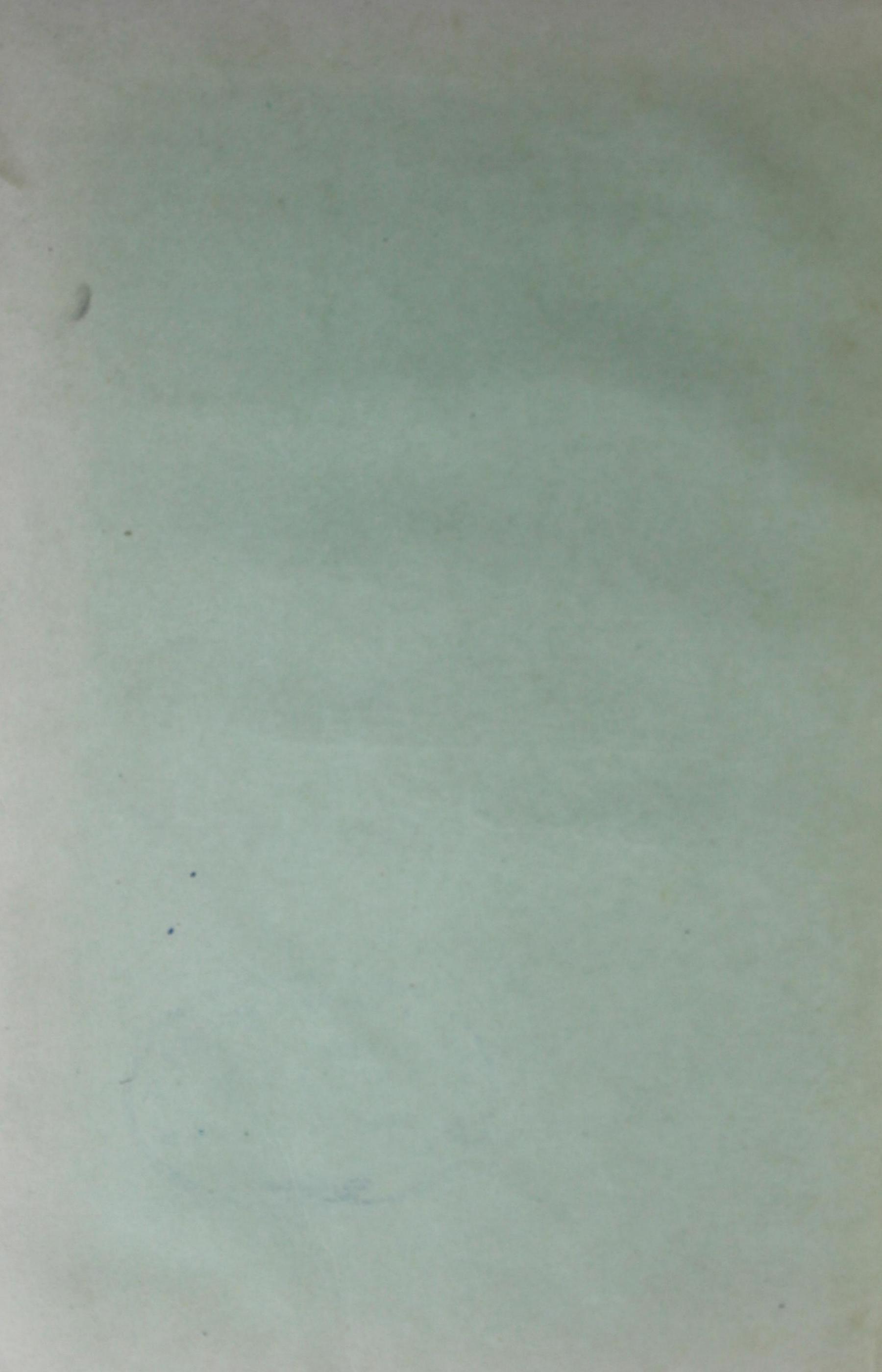
رک وید میں راجنیه لفظ کا استعمال دومعنوں میں هوا هے ایک تو واجه اور دوسرے زمیندار - معلوم هوتا هے که راجه کے اوں گرد بہت سے زمیددار تھے جو راجه کا اقتدار تسلیم كرتے تھے ليكن خاندان كے الحاظ سے خود كو راجة سے كم نہيں سمجتھے تھے -اروجو سلطنت کے دئے ہوے حقوق سے فائدہ اتھاتے تھے۔ كئى جگه سمراج كالفظ بھي ايا ھے ' جس سے معلوم

Slight

ھوتا ھے کہ بہت سے معمولی راجے کسی ایک راجه کا اقتدار تسلیم کر لینے تھے اس وقت یہ راجہ سمرات (شہنشاہ) کہلانے لگتا تھا [۳] -

<sup>[</sup>ا] -را ويد ١٠٨٠١ ، ٢ وغيرة -[٣] - ميكدادل اور كيتها واندكس ٢ صفعه ٣٣٣ -









273

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY LIBRARY.

Class NoBook No.	
Vol	Copy_
Accession No	

